جلد ۶ | ۲۰ ر احسان ۱۳۳۶ ہش | ۲۰ ر ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ | ۲۰ رجون ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۵

حضرت نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر سابق جج ہائیکورٹ حیدرآباد کا سانحہ ارتحال

سکندرآباد (دکن) ۱۷ رجون (بذریعہ تار) یہ خبر جماعت احمدیہ میں نہایت افسوس سے سنی جائے گی کہ حضرت نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر سابق جج ہائیکورٹ حیدرآباد رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ــــ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۰ سال سے زائد تھی ایک عرصہ سے آپ کمزور اور ضعیف ہو گئے تھے اور تقریباً صاحب فراش تھے۔

حضرت نواب صاحب سلسلہ کے ایک مقتدر عالم اور صاحب اثر و رسوخ شخصیت اور اعلیٰ پایہ کے قانون دان تھے حیدرآباد کی ہائیکورٹ میں ان کے فیصلہ جات کو بطور نمونہ اور مثال کے مشعلِ راہ کے طور پر سمجھا جاتا تھا۔ سلسلہ کی تحریری تقریری خدمات میں بھی احباب جماعت میں پیش پیش تھے اور اپنے دنیوی وقار اور اعلیٰ حیثیت کو ہمیشہ دینی خدمات اور سلسلہ کی ترقی کے لئے استعمال فرماتے تھے۔ بسا اوقات حیدرآباد کے امراء و وزراء کو اپنے مکان پر مدعو کر کے پیغام حق پہنچاتے۔

آپ نہایت مخیر غریب پرور اور نمونہ کے ہمدرد اور ممتاز انسان تھے۔ آپ کے دستر خوان پر روزانہ ایک جماعت شامل ہوتی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مخلصانہ والہانہ محبت رکھتے تھے ــــ جب آپ ججی کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ تو سیدنا حضرت امیر المومنین نے آپ کو وکالت کرنے کا ارشاد فرمایا۔ تو ایک ایسے شخص کے لئے جو کسی عدالت میں ایک لمبے عرصہ تک جج رہا ہو بطور وکیل پیش ہونا عزت نفس کے خلاف سمجھا جاسکتا ہے لیکن آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کو نہایت انشراح صدر اور خندہ پیشانی سے قبول فرمایا۔ اور آپ کے اس خلوص اور عقیدت کو اللہ تعالیٰ نے بھی بہت نوازا۔ اور آپ کے لئے وکالت کا کام بہت نفع مند اور مفید ثابت ہوا۔

آپ اردو زبان کے بلند پایہ ادیب تھے اور عربی اور فارسی کے بھی جید عالم تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کے ساتھ اپنے مقدس باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے حضرت نواب صاحب کی وفات کے ساتھ جو جماعت کو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے فرمائے اور جماعت کا خود حافظ و ناصر ہو۔

ادارہ بدر کی طرف سے اس جماعتی نقصان پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور مرحوم کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ سے درخواست دعا ہے نیز جماعت احمدیہ حیدرآباد کے بالخصوص اور ہندوستان کی دوسری جماعتوں ...

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۷ رجون ہمیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ رجون حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل دوپہر کے بعد حرارت ہو گئی۔ ماتھا تپتا رہا۔ نیز آنکھوں میں سوزش ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب ممدوح کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک

حال ہی میں عنوان بالا سے ۹۴ صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ اس پر مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی نے ہفت روزہ "صدق جدید" میں مندرجہ ذیل الفاظ میں تبصرہ فرمایا ہے۔ اس کے آخری فقرات جہاں احباب جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہیں وہاں غیر از جماعت حضرات کو دعوتِ فکر دیتے اور حق و صداقت کی نشاندہی کرتے ہیں:۔

"تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک"

از برکات احمد راجیکی صاحب بی۔ اے۔ قیمت درج نہیں پتا مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"احمدیہ جماعت قادیان اپنے رنگ میں جو خدمت تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں کر رہی ہے یہ رسالہ اس کا پورا مرقع ہے۔ جماعت کے مشن یورپ، امریکہ، مغربی افریقہ، مشرقی افریقہ، ماریشس، انڈونیشیا، نائیجیریا اور ہندوستان و پاکستان کے خدا معلوم کتنے مختلف مقامات میں قائم ہیں ان سب کی فہرست اور ان کی کارگذاریاں ان سے تبلیغی لٹریچر کی اشاعت انگریزی، فرنچ، جرمن، ڈچ، اسپینی، فارسی، برمی، ملایا، تامل، ملیالم، مرہٹی، گجراتی، ہندی اور اردو زبانوں میں ان کی مسجدوں اور اخبارات و رسائل کی فہرست اور اسی قسم کی دوسری سرگرمیوں کا ذکر ان صفحات میں نظر آجائے گا اور ہم لوگوں کے لئے جو اپنی کثرت تعداد پر نازاں ہیں۔ ایک تازیانہ غیرت کا کام دے گا۔ کاش ان لوگوں کے عقائد ہمارے جیسے ہوتے اور ہم لوگوں کی سرگرمی عمل ان جیسی!"

(صدق جدید لکھنؤ ۷ رجون ۱۹۵۷ء)

مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام سکول قادیان کے طلباء میں

تقسیم انعامات کا جلسہ

قادیان ۱۷ رجون آج بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء میں تقسیم انعامات کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا مدرسہ اور سکول کے تمام طلباء مع اساتذہ کرام کے حاضر تھے علاوہ ازیں بعض طلباء کے والدین اور معزز مہمانوں کو بھی خصوصیت سے مدعو کیا گیا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد سب سے پہلے مکرم جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے مدرسہ احمدیہ کے بارہ میں ایک جامع اور مفصل رپورٹ سنائی۔ جس میں مدرسہ کی ابتدائی تاریخ اس کے ذریعہ اسلام و احمدیت کی عالمگیر خدمات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے زبانی ...

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے دانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
۲۰ جون ۱۹۵۷ء

شعائر اللہ کی تعظیم

اسی پرچہ میں دوسری جگہ نظارت بیت المال کی طرف سے ایک ضروری تحریک شائع کی جا رہی ہے۔ جو قادیان کے مقدس مقامات کی مرمت کے سلسلہ میں خاص چندہ دینے سے متعلق ہے۔ ہمارے خیال میں شاذ ہی کوئی ایسا احمدی ہوگا جسے اس کی اہمیت کا احساس نہ ہوگا۔ اور وہ اس ضروری تحریک میں بشرط استطاعت حصہ لینے سے پیچھے رہے! احباب جماعت کے اخلاص اور اُن کے ہر قسم کی مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اعلیٰ روح کے پیش نظر ہمارا اسی قدر بتا دینا کافی ہے کہ یہ مکانات جن کی غیر معمولی مرمت کا مسئلہ اس وقت درپیش ہے۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضلوں اور اُس کے خاص نشانات کے حامل ہونے کی وجہ سے شعائر اللہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

قرآن کریم میں شعائر اللہ کی تعظیم و تکریم کی نسبت اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی جامع الفاظ میں فرمایا ہے کہ

ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (الحج)

یعنی جو انسان شعائر اللہ کی تعظیم کرتا ہے۔ اُس کا یہ فعل ان لوگوں کے افعال کے مماثل ہے۔ جن کے دلوں میں تقویٰ اللہ بھر دیا گیا۔ بالفاظ دیگر قلبی تقوے کی تکمیل کے لئے شعائر اللہ کی تعظیم کو ایک بڑی جز قرار دیا گیا ہے۔ اور جیسا کہ اعلان سے ظاہر ہے گذشتہ مسلسل بارشوں کی وجہ سے ان مقامات کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ اور اب ان کی فوری مرمت کی جا رہی ہے۔ احباب جماعت کے دلوں میں شعائر اللہ کی تعظیم اس امر کی متقاضی ہے کہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جائے۔ ہندوستان میں بسنے والے احمدی احباب کے لئے تو اس رنگ میں رضاء الٰہی حاصل کرنے کا ایک زریں موقعہ ہے۔ جبکہ حالات کی تبدیلی کے باعث انہیں کی ذوات اس خدمت کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ انسانی زندگی میں ایسے مواقع کبھی کبھی آتے ہیں اور زمانہ کے حالات کو بدلتے ذرا دیر نہیں لگتی۔ اس لئے موقعہ کو غنیمت جانیں اور بدلے ہوئے حالات سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ اس وقت مرکز کو اس غرض کے لئے روپے کی فوری ضرورت ہے۔ اس تحریک کو کامیاب بنانا احباب جماعت کے ذمہ ہے چونکہ موسم برسات سے قبل مرمت کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچ جانا ضروری ہے۔ اس لئے باوجود [illegible] تکمیل روپیہ ہونے کے ضروری مرمتوں کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ پس جن دوستوں تک یہ تحریک پہنچے۔ وہ فوری طور پر اپنے حلقۂ احباب میں اس کی اہمیت واضح کرتے ہوئے انہیں اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی تلقین کریں اور شعائر اللہ کی تعظیم کا عملی ثبوت اس رنگ میں پیش کریں۔ خدا تعالیٰ اس کی توفیق دے۔ آمین۔

عید الاضحیہ کے موقعہ پر

قادیان میں قربانی دینے کا انتظام

حسب دستور سابق اس سال بھی بیرونجات کے احباب کے لئے اس بات کا انتظام کیا گیا ہے کہ اُن کی خواہش کے مطابق قادیان کی مبارک بستی میں عید کے موقعہ پر ان کی طرف سے قربانی کا جانور قادیان ذبح کیا جائے اس لئے ایسے احباب جلد از جلد امیر مقامی کے نام اپنی قربانی کے جانور کی قیمت جو کہ ۲۵/- اور ۳۰/- روپے کے درمیان اندازہ کیا گیا ہے بھیج دیں تاکہ اُن کی طرف سے بروقت قربانی کا انتظام کیا جا سکے۔ عید کے موقعہ پر قادیان میں دی گئی قربانی جہاں آپ کی قلبی مسرت کا موجب ہوگی وہاں اس سے قادیان کے درویش بھی فائدہ اُٹھا سکیں گے کیونکہ ان میں سے اکثر دوست حالات کی ناسازگاری کی وجہ سے خود قربانی دینے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اور بیرونجات کے احباب کی طرف سے جو جانور اس جگہ ذبح کیا جائے گا۔ تو درویشان کرام بھی اس کے گوشت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ پس احباب کو اس کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(امیر مقامی قادیان)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۵ جون ۱۹۵۷ء بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے محترمہ شاہناز بیگم صاحبہ بنت الحاج عبدالرحیم صاحب مرحوم آف مدراس کا نکاح مکرم مولوی برکت علی صاحب درویش قادیان کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کیلئے موجب برکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا فرمائیں (ایڈیٹر)

نہایت ضروری اعلان!

جملہ ممبران مجالس خدام الاحمدیہ، انصار اللہ ولجنہ اماء اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم اپنی ہر دو تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کا امتحان لئے جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ ان تقاریر میں حضور پُرنور نے خلافت حقہ اسلامیہ کی ضرورت اور اہمیت نیز اس کی مخالفت کا پس منظر نہایت واضح اور تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ یہ تقاریر کتابی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔ جو چند یوم تک عبدالعظیم صاحب تاجر کتب سے مل سکیں گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جملہ احمدیوں کے لئے اس امتحان میں شمولیت کو لازمی قرار دیا ہے۔ اس امتحان کا پرچہ بھی غالباً حضور خود مقرر فرمائیں گے۔ اور امتحان کے جملہ پرچہ جات حضور کی خدمت میں بھیجے جائیں گے۔ اول۔ دوم۔ سوم آنے والے احباب کے لئے حضور انعامات کا بھی اعلان فرما چکے ہیں۔

میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ احمدی احباب و مستورات کو حضور کے ارشاد سے اطلاع دیتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ سب اس امتحان میں شمولیت فرماویں اور جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان اور خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران اس طرف پوری توجہ دیں اور ہر جماعت کے امتحان دینے والے افراد کی اطلاع نظارت علیا قادیان اور مکرم ناظر صاحب تعلیم و تربیت قادیان کو دے دیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

مرمت مقامات مقدسہ

اور

احباب جماعت کا فرض

آپ کو معلوم ہوگا کہ گذشتہ دو تین سالوں کے سیلاب اور غیر معمولی بارشوں کے باعث قادیان کے مقامات مقدسہ کی عمارتوں کو کافی نقصان پہنچا ہے اور ان کی معمولی مرمتوں کا کام ایک عرصہ سے متواتر مقامی طور پر جاری ہے۔ اس غرض کے لئے پیشتر ازیں بذریعہ اخبار بدر اور سرکلر نظارت ہذا خاص چندہ کی تحریک بھجواتے ہوئے احباب جماعت کو اس بابرکت کام میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ لیکن اخراجات کے مقابل پر ابھی تک آمد بہت کم ہوئی ہے۔ اس لئے یہ ضرورت پیدا ہوئی ہے کہ آپ کو اور آپ کے ذریعہ سے جملہ احباب جماعت کو ایک بار پھر تحریک کی جائے کہ وہ قادیان کے مقامات مقدسہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی مرمت و تعمیر کے کاموں کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ دے کر اللہ تعالیٰ سے بہترین اجر کے مستوجب بنیں

آپ کو چاہیئے کہ جماعت کے ہر فرد تک اس تحریک کو پہنچا کر اُن سے وصولی اور وعدہ حاصل کریں اور کوشش کریں کہ جماعت کا کوئی فرد اس تحریک میں شمولیت سے محروم نہ رہے۔

جو رقوم اس مد میں موصول ہوں وہ دیگر مرکزی چندہ جات کے ساتھ ساتھ معطی احباب کی اسم وار فہرست کے ساتھ مرکز میں بھجوائی جائیں اور وعدہ کنندگان افراد کے وعدوں سے بھی نظارت ہذا کو اطلاع دی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اور آپ کی جماعت کے جملہ احباب کو اس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمادے۔

ناظر بیت المال قادیان

کلکتہ کے دوستوں کے لئے درخواست دعا

کلکتہ۔ ۱۱ جون بذریعہ ڈاک امیر صاحب مقامی اطلاع دیتے ہیں کہ انفلوئنزا کی وبا سے اکثر احمدی افراد بیمار ہوئے اور ہو رہے ہیں خاکسار کا سارا گھر ہسپتال بن چکا ہے۔ یہی حال مکرم میاں محمد عمر صاحب اور دیگر دوستوں کے گھروں کا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کی حفاظت کرے آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور اس کا ہمارے ساتھ ہونا یقیناً ہماری صداقت کی دلیل ہے

ہمارا اصل مقصود خدا تعالیٰ ہے اگر وہ ہمیں مل گیا ہے تو پھر دنیا کی مخالفت کوئی حقیقت نہیں رکھتی

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۱ / مئی ۱۹۵۷ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات

میں ایک یہ بھی الہام ہے کہ

"خدا دو مسلمان فریق سے ایک کا ہوگا۔ پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے"۔
(تذکرہ طبع دوم ص۷۱۱)

تعجب ہے کہ مبایعین اور غیر مبایعین اس امر پر بحث کرتے رہے ہیں۔ کہ ہم میں سے مسلمان کون ہے۔ حالانکہ جہاں تک مسلمان ہونے کا سوال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام موجود ہے۔ اگر مبایعین کو غیر مبایعین میں سے کوئی غیر مسلم قرار دیتا ہے یا غیر مبایعین کو مبایعین میں سے کوئی غیر مسلم قرار دیتا ہے تو اس الہام کے ماتحت وہ مجرم ہے اصل چیز جس پر بحث ہونی چاہیئے تھی وہ یہ ہے کہ

خدا کس کے ساتھ ہے؟

ورنہ یہ کہنا کہ ہم ہیں تو مسلمان لیکن خدا ہمارے ساتھ نہیں۔ ایک بے معنی بات بن جاتی ہے۔ اور ایسے اسلام کو لے کر کسی نے کرنا کیا ہے۔ اصل بات جسے دیکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ اور یہ بات محمد حسین چیمہ کے مضمون سے حل ہو جاتی ہے۔ اس نے "پیغام صلح" میں ہمارے متعلق لکھا کہ چونکہ ان لوگوں میں تنظیم پائی جاتی ہے۔ اس لئے یہ ترقی کر رہے ہیں۔ اب اس الہام میں کوئی وجہ تو خدا نے معین نہیں کی کہ میں کس وجہ سے ایک فریق کا ساتھ دوں گا۔ اور جب خدا نے کوئی وجہ نہیں بتائی تو بہرحال ترقی کرنے کی کوئی بھی وجہ ہو۔ وہ ہر حالت میں قابل قدر ہوگی۔ اگرچہ چیمہ کہتا ہے کہ سب بعین تنظیم کی وجہ سے ترقی کر رہے ہیں۔ تو دوسرے الفاظ میں

اس کے یہ معنے ہیں

کہ چونکہ ان لوگوں میں تنظیم پائی جاتی ہے۔ اسی لئے خدا ان کے ساتھ ہے اب چاہے تنظیم کی وجہ سے خدا ہمارے ساتھ ہو یا مسجدیں بنانے کی وجہ سے ساتھ ہو یا کسی اور وجہ سے ساتھ ہو۔ بہرحال اس کا ہمارے ساتھ ہونا ہماری صداقت کی دلیل ہے۔ ہمیں اس سے کیا غرض ہے کہ ہم یہ بحث کرتے پھریں کہ غیر ممالک میں مسجدیں بنانے کی وجہ سے خدا ہمارے ساتھ ہے یا اپنے اندر تنظیم پیدا کرنے کی وجہ سے خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ

خدا ہمارے ساتھ ہے

اور جب وہ ہمارے ساتھ ہے تو لوگ اس طرف کیوں جائیں گے جس طرف خدا نہیں۔ وہ تو لازماً اس طرف جائیں گے جدھر خدا ہوگا۔ جیسے ایک پرانے احمدی کا میں نے بارہا واقعہ بیان کیا ہے۔ کہ وہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے پاس گئے۔ اور کہنے لگے کہ آپ مجھے قرآن کریم کی وہ دس بیس آیتیں لکھ دیں جن سے حضرت مسیح کا آسمان پر زندہ جانا ثابت ہوتا ہے۔ ان دنوں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے مولوی محمد حسین صاحب بحث کے لئے شرطیں طے کر رہے تھے۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے کہ قرآن سے دلائل پیش ہوں گے۔ اور مولوی محمد حسین صاحب کہتے کہ حدیث سے دلائل دیئے جائیں گے۔ آخر بحث کو لمبا ہوتے دیکھ کر

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

نے اتنا مان لیا کہ بخاری بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب اس پر بڑے خوش تھے کہ میں آخر انہیں حدیث کی طرف لے آیا۔ جب یہ انکے پاس پہونچے اور کہنے لگے۔ کہ مجھے قرآن کی وہ آیتیں لکھ دیجئے جن سے حضرت مسیح کی حیات ثابت ہوتی ہو۔ تو مولوی محمد حسین صاحب کو غصہ آگیا اور کہنے لگے میں اتنی دیر تک نور الدین سے بحث کرتا رہا ــــ وہ کہتا تھا قرآن سے اس مسئلہ پر بحث ہونی چاہیئے۔ اور میں کہتا تھا حدیث سے۔ آخر میں نے اس سے منوا لیا کہ حدیث بھی پیش کی جا سکتی ہے۔ مگر تو پھر اس بحث کو قرآن کی طرف لے گیا ہے۔ وہ آدمی نیک تھا اس نے مولوی صاحب کا یہ جواب سنا تو اس پر

سکتہ کی سی حالت

طاری ہوگئی۔ اور تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہنے لگا کہ مولوی صاحب اچھا پھر جدھر قرآن ہے اُدھر ہی میں ہوں۔ اور یہ کہہ کر وہاں سے واپس آگیا۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی۔ اسی طرح ایک مخلص انسان کہے گا کہ جب خدا مبایعین کے ساتھ ہے تو پھر جدھر خدا ہے ادھر ہی میں ہوں۔ وہ اس فریق کے ساتھ کیوں ملے گا جو مسلمان تو ہو۔ مگر خدا اس کے ساتھ نہ ہو۔ پس

اصل چیز جو دیکھنے کے قابل ہے

وہ یہ ہے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ اور جب کوئی شخص اس نقطہ نگاہ سے غور کرے گا۔ تو اسے ہمارے متعلق اقرار کرنا پڑے گا۔ بلکہ ایک ہندو ویکھ کو بھی ماننا پڑے گا۔ کہ خدا ان لوگوں کے ساتھ ہے۔ اور انہوں نے ہمیشہ ترقی کی ہے۔ ۱۹۵۳ء میں مخالفت کا ایک عظیم الشان طوفان اٹھا مگر اس وقت اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہی کامیابی عطا فرمائی پھر انکوائری کمیشن میں خود ججوں نے پیغامیوں کے متعلق کہا کہ ان کا مقام احراریوں کے ساتھ ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام کہ

"خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا۔ پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے"

مبایعین اور غیر مبایعین کے درمیان ایک

فیصلہ کن الہام ہے

یہ سوال کہ اختلاف کیوں ہوا اور اس کی کیا وجوہ تھیں۔ یہ ایک لمبا سوال ہے اصل بات جو دیکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اس اختلاف کے نتیجہ میں خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کے ساتھ ہو گیا۔ اور جب خدا ایک کے ساتھ ہو گیا تو جس کے ساتھ خدا ہے اسے کوئی گھبراہٹ نہیں ہو سکتی۔ اگر خدا غیر مبایعین کے ساتھ ہے۔ تو ان کے لئے کوئی گھبراہٹ کی بات نہیں اور اگر خدا ہمارے ساتھ ہے تو ہمارے لئے کوئی گھبراہٹ کی بات نہیں۔ اب چاہے کسی غیر سے پوچھ لیا جائے کہ خدا غیر مبایعین کے ساتھ نظر آتا ہے یا مبایعین کے ساتھ تو وہ یہی جواب دے گا کہ ہمیں تو خدا مبایعین کے ساتھ ہی نظر آتا ہے۔ اور ۱۹۱۴ء سے لے کر اب تک وہ جو کام بھی کرتا ہے جماعت مبایعین کی تائید ہی کرتا ہے۔ بلکہ اب تو "پیغام صلح" نے بھی مان لیا کہ ہماری ترقی تنظیم کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ یہ ترقی خواہ کسی وجہ سے ہو۔ اس سے اتنا تو ثابت ہو گیا کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ ہمیں اس سے کیا غرض ہے کہ تنظیم کی وجہ سے خدا نے ہمارا ساتھ دیا ہے یا کسی اور وجہ سے۔ ہمیں تو خدا سے غرض ہے۔ جیسے

مشہور ہے

کہ ایک بڑھیا یوسف کی خریداری کے لئے سوت کی ایک انٹی لے کر آئی۔ کسی نے اس سے کہا کہ یوسف تو بڑی قیمتی چیز ہے۔ اس کی تو لاکھوں روپے قیمت پڑے گی۔ اور تو سوت کی ایک انٹی لے کر اس کو خریدنے کے لئے آگئی ہے۔ اس نے کہا خبر نہیں لاکھوں والے نہ آئیں۔ اور اس انٹی کے بدلے میں مجھے یوسف مل جائے۔ جس طرح اس بڑھیا کو صرف یوسف کی خریداری کی ضرورت تھی۔ اس امر کی اس کی نگاہ میں کوئی حقیقت نہ تھی۔ کہ وہ لاکھوں سے ملتا ہے یا انٹی سے اسی طرح

ہمیں تو خدا کی ضرورت ہے

اگر ہمیں وہ انٹی سے مل گیا۔ تب بھی وہ خدا ہے۔ اور اگر وہ کروڑوں سے مل گیا تب بھی خدا ہے۔ اگر وہ سجدوں سے ملا ہے تب بھی خدا ہے اگر وہ تنظیم سے ملا ہے تب بھی خدا ہے۔ پس یہ الہام ہماری صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ اور اس میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تم اس بحث میں نہ پڑو کہ کون مسلمان ہے اور کون نہیں۔ تم یہ دیکھو کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔

ایک مصری اخبار "الفتح"

نے ایک دفعہ لکھا کہ "تیرہ سو سال میں بڑے بڑے مسلمان بادشاہ گذرے ہیں۔ مگر ان میں سے کسی کو اسلام کی اشاعت کی وہ توفیق نہیں ملی جو اس چھوٹی سی جماعت کو مل رہی ہے۔ پس ہمیں اس سے کیا کہ علماء ہمیں کافر کہتے ہیں۔ اگر وہ ہمیں کافر کہتے ہیں تو بے شک کہتے رہیں۔ ہمیں تو خدا چاہیئے۔ کیونکہ اسی کی ہمیں ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لطیفہ سنایا کرتے تھے

کہ ایک راجہ نے ایک دفعہ بینگن کی بھجیا کھائی جو اسے بڑی مزیدار معلوم ہوئی۔ وہ دربار میں آیا اور کہنے لگا کہ بینگن بڑی اچھی چیز ہے۔ آج میں نے اس کی بھجیا کھائی ہے جو بڑی مزیدار تھی۔ اس پر ایک درباری کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا حضور بینگن تو عجیب چیز ہے۔ جس وقت یہ پودے کے ساتھ لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ تو بالکل یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی صوفی ایک کونہ میں سر نیچے اور پیر اوپر کرکے خدا کی عبادت میں مشغول ہو۔ اور پھر حضور اگر طب کی کتابوں کا مطالعہ فرمائیں تو حضور کو معلوم ہوگا کہ اس میں بڑی بڑی خوبیاں ہیں چنانچہ اس نے ایک ایک کرکے بینگن کی خوبیاں بیان کرنا شروع کردیں۔ اس کے بعد چند دن متواتر جو راجہ نے بینگن استعمال کئے تو اسے بواسیر ہو گئی۔ اس پر وہ دربار میں آکر کہنے لگا کہ میں تو سمجھتا تھا کہ بینگن بڑی اچھی چیز ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ اس میں بھی نقص ہیں۔ میں نے چند دن بینگن کھائے۔ تو مجھے بواسیر ہو گئی ہے۔ اس پر وہی درباری پھر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا حضور

بینگن بڑی خراب چیز ہے

طب کی کتابوں میں اس کا یہ نقص بھی لکھا ہے۔ وہ نقص بھی لکھا ہے۔ طب کی کتابوں میں آخر ہر چیز کے فوائد کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ اور نقصانات کا بھی۔ اس نے نقصانات بتانے شروع کر دیئے کہ اس میں یہ بھی خرابی ہوتی ہے اور وہ بھی خرابی ہوتی ہے اور پھر کہنے لگا۔ حضور اس کی شکل بھی دیکھئے کتنی منحوس ہوتی ہے۔ جس وقت یہ کمبخت پودے کے ساتھ لٹکا ہوا ہوتا ہے۔ تو بالکل یوں معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کسی چور کے ہاتھ منہ کالے کرکے اسے صلیب پر لٹکایا ہوا ہے۔ درباریوں نے بعد میں اسے بڑی ملامت کی اور کہا کہ تو بڑا بے حیا ہے اس دن تو بینگن کی اتنی تعریف کر رہا تھا۔ اور آج تو نے اس کی مذمت شروع کردی۔ وہ کہنے لگا

میں راجہ کا نوکر ہوں

بینگن کا نہیں۔ اسی طرح ہم بھی خدا کے نوکر ہیں۔ مولویوں کے نہیں۔ اگر خدا کسی وجہ سے ہمارا ساتھ دینے لگتا ہے۔ تو چاہے وہ کتنی چھوٹی وجہ ہو ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہوگی کہ وہ چھوٹی وجہ ہے۔ اگر ایک چھوٹی وجہ سے ہی خدا ہمارے ساتھ ہو گیا ہے۔ اور اس کی تائید ہمارے شامل حال ہو گئی ہے۔ تو ہمیں اس وجہ کے چھوٹا ہونے کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔ کیونکہ

ہمارا اصل مقصود خدا ہے

اور ہم خدا کے نوکر ہیں مولویوں کے نہیں جب خدا ہمارے ساتھ ہو گیا۔ تو ہماری غرض پوری ہو گئی۔ اب ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ دنیا ہمیں اچھا کہتی ہے یا بُرا کہتی ہے۔ اگر خدا ہمارے ساتھ ہے تو دنیا کی مخالفت ہماری نگاہ میں ایک ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں رکھتی۔

حضرت "خاتم النبیین" صلی اللہ علیہ وسلم

(از مکرم مسعود احمد صاحب واقفِ زندگی قادیان)

ہم اور ہمارے غیر احمدی بھائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل سے خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ اختلاف اس بات میں ہے کہ وہ لفظ خاتم کے معنی ختم اور بند کرنے کے کرتے ہیں۔ حالانکہ خاتم کا لفظ عربی زبان میں ختم اور بند کرنے کے معنوں میں کبھی استعمال نہیں ہوا۔ اس کے معنی صرف مُہر اور انگوٹھی ہیں لفظ خاتم کے حقیقی معنی اور استعمال کی چند غیر مطبوعہ مثالیں درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

(۱) حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ دہلوی کے ترجمہ میں خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے معنی "مُہر تمام نبیوں پر کئے گئے" ہیں۔ ص۵۵۵ سورۃ ۳۳ آیت ۴۰ اور خَتَمَ کے "مہر کی" ص۲ سورۃ ۲ آیت ۷

(۲) بتقریب عقد نکاح جناب مولوی سید ارشاد احمدؐ صاحب ایم۔ اے رئیس قصبہ کھیتہ سرائے ضلع جونپور جو سہرا خادم شمیم ملکی صاحبہ نے لکھا اور دیش بندھو رئیس سلطان پور میں شائع ہوا۔ لکھا ہے:۔

تتلی پر رہیں اتیان دوده سرد وجواب ہے
بنے یہ خاتمِ اخلاص و اُلفت کا نگین سہرا

(۳) عالی جناب الحاج سید مسعود حسن صاحب بہادر مسعود بی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کلکٹر رئیس ابن رئیس دتعلقہ دار ریاست بھلیا ضلع لکھیری اپنے دیوان "باغ دلکش" کے صفحہ ۱۱۲ پر جذبات ایمانی کے ماتحت رسول عربی کی نعتیہ غزل میں لکھتے ہیں:۔

خاتم لقا لفظ نبی کو تو ہوئی تخصیص
اسلئے مُہر نبوت کی سعادت پائی

(۴) زیبا صاحب کانپوری کہتے ہیں:۔

امت گنہگار ہے نہ کوئی غمگسار ہے
پیارے نبی آجاؤ تم پہ جاں نثار ہے

اسی طرح خاتم الاولیاء۔ خاتم الولایت خاتم المحدثین۔ خاتم المفسرین۔ خاتم الشعراء۔ خاتم الکرام۔ خاتم المحققین۔ خاتم المخلوقات الجسمانیہ۔ خاتم الحکام۔ خاتم الکاملین۔ خاتم المراتب خاتم الکمالات۔ خاتم الاصفیاء والائمہ خاتم الاولیاء۔ خاتم المعلمین۔ خاتم المومنین۔ خاتم العارفین۔ خاتم الخلفاء۔ خاتم المجددین وغیرہ کی مسلمہ مثالیں جو رسالہ الفرقان واخبار بدر اور دیگر ٹریکٹ وغیرہ میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کے معنی ہمارے بھائی ہرگز ہرگز ختم اور بند کرنے کے نہیں کرتے۔

تفسیر صافی میں زیرِ آیت "خاتم النبیین" لکھا ہے اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتَ یَا عَلِیُّ خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ۔ یعنی میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علی تو خاتم الاولیاء ہے۔

پس اگر خاتم الاولیاء کے بعد ولی ہونے بند نہیں ہوئے۔ تو خاتم الانبیاء کے بعد نبی ہونے کیونکر بند ہو گئے۔

اللہ تعالےٰ ہمارے ان بھائیوں کو حضور صلعم کے حقیقی درجے کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

آخر میں رسالہ رحلت بتول مطبوعہ مطبع مجتبائی لکھنؤ ص۲۴ کی مناجات پر ختم کرتا ہوں ؎

سبکو اِک راہِ حق دکھا یارب
دُور ہو اختلاف بے جا سب
دین ہو دین احمدی کُل کا
ہو طریقہ محمدی کُل کا

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ٭

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا

ارشاد

"پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق متواتر کئی سالوں سے دیکھا گیا ہے کہ جو جماعتیں شروع سال میں چندہ دیتی ہیں وہ تو دے دیتی ہیں۔ اور جو شروع میں نہیں دیتیں ان کے ذمہ بقایا رہ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے سالانہ بجٹ کو نقصان پہنچتا ہے اور ان کے ذمہ بھی بعض دفعہ دو دو سال کا چندہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ کا چندہ ایک ایسی چیز ہے جس کے دینے کا ہمارے ملک میں سالہا سال سے رواج چلا آتا ہے۔ جلسہ سالانہ ایک اجتماع کا موقعہ ہے۔ اور اجتماع کے موقعہ پر ہمارے ملک میں لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ امداد ضرور کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

"ہمارا جلسہ سالانہ تمام عرسوں۔ میلوں اور اجتماعوں سے بالکل مختلف ہے اور اس میں حصہ لینا بڑے ثواب کا کام ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ ابھی سے جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہمارا لمبا تجربہ ہے۔ کہ جو جماعتیں جلسہ سالانہ سے پہلے چندہ دے دیتی ہیں وہ دے دیتی ہیں۔ اور جو رہ جاتی ہیں۔ رہتی چلی جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو بعد میں نظارت بیت المال کے پیچھے پڑنے کی وجہ سے اور خط وکتابت کرنے پر آخر سال میں چندہ پورا کر دیتی ہیں۔ اور بعض جماعتوں کے ذمہ دو دو سال کا بقایا چلا جاتا ہے۔ حالانکہ انتظام پر تو بہرحال روپیہ خرچ ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔"

"پس پہلے تو میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں تاکہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر اجناس وقت پر خرید لی جائیں تو ان پر بہت کم خرچ آتا ہے اگر روپیہ پاس ہو۔ اور مئی۔ جون جولائی میں تمام اجناس خرید لی جائیں تو آدھے روپیہ میں کام بن جاتا ہے۔ بہرحال جماعت کو چاہیئے کہ وقت پر چندہ دے تاکارکن سہولت سے چیزیں خرید سکیں"۔

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو تاکہ چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ جلسہ سے قبل جو امسال شروع اکتوبر میں ہو رہا ہے سو فیصدی پورا ہو سکے۔ اللہ تعالےٰ تمام احباب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال قادیان)

مسلمانوں کی خستہ حالت

از مکرم محمد ولی الدین صاحب حیدرآبادی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۱)

ہر ایک تعلیم یافتہ اور حالات سے باخبر شخص اس امر کے اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ آج مسلمان وہ مسلمان نہیں رہے جو قرون اولیٰ میں تھے۔ اور ہر شخص محسوس کر رہا ہے کہ مسلمانوں میں وہ پہلی سی قوت ایمانی باقی نہیں رہی جو قلوب المومنین کو گرما دیتی تھی وہ پہلی سی آب و تاب باقی نہیں جو تمام دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی تھی۔ وہ پہلی سی قوت احیاء باقی نہیں رہی۔ جو بنی نوع انسان کو زندگی بخش جام پلا کر حیات جاودانی اور روحانی زندگی کے نشہ سے سرشار کئے دیتی تھی

ایک وہ زمانہ تھا کہ مسلمانوں کی فتوحات مسلمانوں کے اخلاق وعادات اخوت ومحبت، امن جو طبیعت اور مسلمانوں کی ترقیات کو دیکھ کر تمام دنیا پکار اٹھتی تھی۔ کہ کاش ہم مسلمان ہوتے اور ایسے اعلیٰ درجہ کی تعلیمات، و ترقیات ہمیں نصیب ہوتیں ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ مسلمان انما المؤمنون اخوۃ کی مجسم تفسیر تھے۔ دشمن کے مقابلہ میں بنیان مرصوص تھے۔ آپس میں رحماء بینھم کے مصداق تھے۔ ایک وہ وقت تھا کہ مسلمان اعلاء کلمۃ الحق میں ہمہ تن معروف تھے۔ یہی وہ قوم تھی جس نے قلیل عرصہ میں دنیا جہاں کے گوشہ گوشہ میں انقلاب عظیم برپا کر دیا۔ یہی وہ جری قوم تھی۔ جس کے گھوڑوں کے ٹاپوں سے بڑے بڑے جرار لشکر روندے جاتے تھے۔ جس کی تلواروں کی جھنکار سے قیصر وکسریٰ کے تخت لرز اٹھتے تھے۔ جس کے نعرہ ہائے تکبیر سے مشرق ومغرب کانپ اٹھتے تھے۔ انہوں نے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کی کوئی پرواہ نہ کی انہیں کوئی چیز کسی موقعہ پر بھی خوف زدہ نہ کر سکی۔ یہی وہ قوم ہے جس کے کارہائے نمایاں سے ماضی کے اوراق مزین ہیں۔ انہوں نے ایک دنیا کو تہذیب وتمدن اور قانون دانی کا سبق سکھلایا انہوں نے ایک دنیا کو مصوری، تعمیری، تصنیفی تاریخ دانی۔ آئینی، سیاسی، اور مختلف فنون حرب وسپہ گری کے درس دیئے سائنس اور ادب ان کے احسان سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ وہ اپنی ہمہ گیر ذہانت جدت طراز طبیعت اور مرکزی حالت کی پختگی اور قرآنی علوم کے حامل ہونے کے باعث بنی نوع انسان کے استاد بن گئے تھے۔ مشرق میں بغداد اور مغرب میں قرطبہ سے انہوں نے دنیا کے دور ترین کناروں کو نور علم سے منور کر دیا تھا

ایک وہ حالت تھی کہ مسلمان آسمانی علوم کے دلدادہ اور علوم قرآنی کی عملی تصویر، سنت رسولؐ کے حقیقی علمبردار، حقوق اللہ وحقوق العباد کی بجا آوری میں ہمہ تن مشغول، وہ تدسی نفس، علم وروحانیت صدق واخلاص، اعلیٰ اخلاق وکردار، نیکی وتقویٰ قربانی وایثار کے حامل تھے۔

— ❊ — ❊ — ❊ — ❊ —

مگر آہ! آج یہ زمانہ ہے کہ موجودہ مسلمانوں کی حالت کا جائزہ لیا جائے تو ہر ایک دل وجگر فرط غم وافسوس وندامت کے باعث شق ہو جاتے۔ اور خون کے آنسو ابل پڑیں!!

مسلمانوں کی مذہبی حالت

اگر ان کی مذہبی حالت کا جائزہ لیا جائے تو حیرت ہوتی ہے۔ کہ وہ مسلمان جو کبھی عزیز سے عزیز شے کو خدا اور رسولؐ کے ایک ادنےٰ سے اشارے پر بے دریغ قربان کر دیتے تھے اور دنیا ان کی نظروں میں ایک جیفہ سے زیادہ وقعت نہ رکھتی تھی۔ آج وہی مسلمان کیا علماء و عوام سب دنیا کو دین پر مقدم کئے ہوئے ہیں۔ اور ادنیٰ سے ادنیٰ دنیوی فوائد کے لئے دین ومفاد اسلام کو قربان کر رہے ہیں۔ اور آج اسی دنیا پر جو پہلے لوگوں کی نظروں میں جیفہ سے زیادہ وقعت نہ رکھتی تھی گدھوں اور کتوں کی طرح جھپٹ رہے ہر جگہ مسلمان آپس میں دست وگریبان باہم تخریب وکفر بازی میں مشغول اور اغیار کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ آج مسلمان کہلانے والے غفلت کی نیند سو رہے ہیں انہیں خبر ہی نہیں کہ دین حق اور ملت بیضاء کی بیخکنی کے لئے کیا کچھ کیا جا رہا ہے۔ آج مسلمان مغربیت کے طوفان کے آگے خس وخاشاک کی طرح بہتے چلے جا رہے ہیں ان کی دیکھا دیکھی ان پر بھی مادیت غالب آ رہی ہے۔ متاع ایمان ان کے دلوں سے لٹ چکا ہے ؎

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی

الغرض وہ لتتبعن سنن من کان قبلکم شبراً بشبرٍ وذراعاً بذراعٍ کے مصداق بنکر یہود ونصاریٰ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور بلا اغیار کی وضع اختیار کر لی ہے ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود

یہ وہ مسلم ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

— ❊ — ❊ — ❊ —

مسلمانوں کی ایسی دینی خستہ حالت کے متعلق آج سے پونے چودہ سو سال پہلے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا تھا یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور لوگ مغز اسلام سے غافل اور بے بہرہ رہ جائیں گے ولا یبقیٰ من القرآن الا رسمہ کہ قرآن کے صرف نقوش باقی رہ جائیں گے۔ عرب وعجم قرآنی تعلیم سے منحرف ہوں گے۔ چنانچہ زمانے نے اس کا اقرار کیا ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی

اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

(اقبال)

"ہم میں سے قرآن کریم اٹھ چکا ہے فرضی طور پر ہم قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں مگر واللہ دل سے اسے معمولی اور بیکار کتاب جانتے ہیں"

(شہادت مولوی ثناء اللہ امرتسری اخبار اہلحدیث ۱۴ر جون ۱۹۱۲ء)

پھر فرمایا:۔

مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ۔

کہ ان کی مسجدیں تعمیری شان وشوکت کا مرقع ہونگی۔ لیکن ہدایت سے خالی رہ کر ویران پڑی ہوں گی۔

پھر فرمایا:۔

علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتن وفیھم تعود

کہ اس زمانے کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے ان ہی کے اندر سے مختلف فتنے پیدا ہوں گے اور ان ہی کے اندر لوٹ جائیں گے۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کے علماء کی حالت دنیا کے سامنے ہے۔ مولانا حالی نے انہیں علماء کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ؎

بڑھے جس سے نفرت وہ تحریر کرنی

جگر جس سے شق ہو وہ تقریر کرنی

گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی

مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی

یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ

یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ

ہوئے علم دین آن ایک ایک رخصت

مٹیں خوبیاں ساری نوبت بہ نوبت

نواب صدیق حسن خاں صاحب مسلمانوں کی اس خستہ حالت پر نوحہ خوانی کرتے ہوئے اپنی کتاب "اقتراب الساعۃ" کے صفحہ ۱۲ پر رقمطراز ہیں:۔

"اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں بظاہر آباد ہیں مگر ہدایت سے بکلی ویران ہیں۔ علماء ان کے بدترین ہیں جو آسمان کے نیچے ہیں"

مثال کے طور پر چند علماء کے متعلق اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

مسٹر H. A. والٹر اپنی کتاب "احمدیہ موومنٹ" صفحہ ۵ میں سر سید احمد خاں کے متعلق رقمطراز ہیں:۔

"وہ (سرسید) اس حد تک پہنچ گئے تھے کہ غیر الہامی ہونے کے لحاظ سے قرآن وبائیبل کی ان کے نزدیک ایک ہی حیثیت تھی اور وہ سمجھتے تھے کہ عیسائیوں نے بائیبل میں کوئی تحریف نہیں کی اور ان کا تکیہ کلام یہ تھا کہ "صرف عقل ہی کافی رہنما ہے اور الہام ووحی کی کوئی ضرورت نہیں"۔

(۲) "مولوی چراغ علی بھی ان ہی خیالات کے تھے کہ سیاسی اور تمدنی مسائل کے متعلق محمد صلعم کے: وکلام ایسے نہیں جن میں تبدیلی کی جا سکے آپ نے دنیا کو صرف روحانی اور اخلاقی اصلاح کے احکام دیئے"۔

(اسلام ان انڈیا مصنفہ ہیڈرک کریمر)

(۳) "سید امیر علی نے جرأت سے کہا ہے کہ قرآن محمد (صلعم) کے دماغ کی اختراع ہے اور آپ کے مذہبی شعور کی ترقی کے مختلف مدارج کا آئینہ دار" (ٹرانڈین اسلام" مصنفہ ڈاکٹر اے ٹی ٹیٹس بحوالہ دی اسپرٹ آف اسلام)

(۴) تعدد ازدواج کے متعلق سید امیر علی اپنی کتاب "دی اسپرٹ آف اسلام" میں لکھتے ہیں:۔

"تعدد ازدواج موجودہ زمانہ میں نخش کاری کے تعلق کے مترادف ہے اور اسلام کی روح کے منافی"

(۵) اسی طرح ایک اور اہل قلم سر سید احمد حسین صاحب قرآن کریم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"قرآن ان احکام ہدایت اور وعظ ونصیحت کا مجموعہ ہے جو حسب حالات گاہ گاہ جاری کئے گئے اور ہمیں چاہیئے کہ قرآن کی اسی طرح طبعی رنگ میں تفسیر کریں جس طرح کسی اور کتاب یا تاریخی دستاویز کی کی جاتی ہے"

انا للہ وانا الیہ راجعون

❊ ❊ ❊

یہ ہے ہلکا سا خاکہ علماء کرام اور لیڈران قوم کے خیالات کا!!

(باقی صلا پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات

از مکرم محمد کریم الدین صاحب حیدر آبادی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۳)

۴۔ عصمت انبیاء علیہم السلام کا نظریہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام مذاہب عالم پر یہ ایک زبردست احسان ہے کہ آپ نے آکر جملہ انبیاء کی عصمت و پاکدامنی بیان فرمائی۔ اور ان تمام غلط اور مزیل شان باتوں کا ازالہ فرمایا جو کہ نبیوں کی طرف منسوب کئے جاتے تھے اور فرمایا کہ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ یعنی انبیاء خدا تعالےٰ کے معزز اور برگزیدہ بندے ہوتے ہیں۔ اور ہر قسم کے معاصی سے پاک ہوتے ہیں۔ جو غضب الٰہی اور اس کی ناخوشی کا باعث ہوں۔ اور پھر فرمایا:- لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ؛ کہ انبیاء اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ وہ تو خدا کے کامل فرمانبردار ہوتے ہیں اس کے حکم پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اور پھر فرمایا۔ وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ (انبیاء ع) یعنی خدا تعالےٰ کے انبیاء اس کی کامل خشیت اختیار کرتے ہیں۔ اور خشیت الٰہی کی بناء پر وہ ہر قسم کی بدیوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور وہ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کے مصداق ہوتے ہیں۔ یعنی ان کی عبادت ان کی قربانی ان کی زندگی اور موت غرض دنیا کا ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ دنیا میں ایک نمونہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ان کی زندگی کا بے عیب معصیت الٰہی کی آلودگی سے پاک ہونا ضروری ہے۔ ورنہ دنیا کو وہ اپنی طرف کیسے کھینچ سکتے ہیں۔ پس اللہ تعالےٰ کی طرف سے جس قدر بھی انبیاء مبعوث کئے گئے تھے۔ وہ سب معصوم تھے۔ اس طرح پر آپ نے تمام اہل مذاہب پر ایک عظیم الشان احسان کیا۔ اور اس نظریہ کو پیش کر کے گویا سب مذاہب میں اتحاد و اتفاق اور اُن کے پیروؤں میں باہمی امن و محبت کا رستہ صاف کر دیا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و بارک وسلم۔

۵۔ جانوروں سے شفقت اور ہمدردی کا سلوک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات صرف نسل انسانی تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ نے جانوروں کو آرام اور ان کو تکلیف سے بچانے کے لئے بھی ضروری تعلیمات دیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ گرمی کی سخت تپش تھی ایک شخص یا بنی اسرائیل کی ایک عورت سفر کرتے کرتے اپنی پیاس بجھانے کنوئیں پر آئی۔ جب اس نے پانی پی لیا تو باہر دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے مٹی چاٹ رہا ہے اور اس کی زبان باہر لٹک رہی ہے تو اس عورت یا مرد نے اپنے موزے میں پانی بھر کر اسے پانی پلایا۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے اسے جنت میں داخل کیا۔ اس پر صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ وان لنا فی البھائم اجرًا ؟ کہ یا رسول اللہ کیا جانوروں سے سلوک کرنے کا بھی اجر ملتا ہے تو آنحضرت صلعم نے فرمایا فِیْ کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَۃٍ اَجْرٌ۔ کہ ہر وہ چیز جس کے اندر دل اور جگر ہے اس کے ساتھ سلوک کرنے سے اس کا اجر ملتا ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا۔ کہ اپنے جانوروں سے اچھا سلوک کرو ان کی غذا کا اچھا بندوبست کرو۔ جب سوار ہو تو اس کی تھکان کا خیال بھی رکھو۔ اور اسی طرح آپ نے ان کے دکھ دینے کو عذاب کا مستحق قرار دیا۔ اور پھر فرمایا۔ منہ پر داغ مت لگاؤ۔

غرض آپ نے جہاں بنی نوع انسان پر احسانات کئے ہیں وہاں اللہ تعالےٰ کی دوسری مخلوق کا بھی لحاظ رکھ کر ان کی تکلیف کا احساس کرتے ہوئے آپ نے جانوروں سے بھی محبت و شفقت اور ہمدردی کا سلوک کرنے کی تعلیم دی۔ غرض اس محسن اعظم کے روحانی اور اخلاقی احسانات کی چند مثالیں ہیں۔ اس کے بعد آپ کے ان احسانات کا ذکر کیا جاتا ہے جو دنیوی وجہ سے بھی متعلق ہیں۔

(۲)

۱۔ اصول امن عالم

دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے سیاسیات کے ساتھ مذہب کا بڑا دخل ہے کیونکہ لوگوں میں جتنا مذہب کی وجہ سے اشتعال پیدا ہو سکتا ہے اتنا سیاست کی وجہ سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ حالات اور واقعات اور تواریخ اس امر کا کافی ثبوت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیاست کے ساتھ ساتھ مذہب کو مدنظر رکھنے کی وجہ سے آج تک دنیا حقیقی امن کے لئے بے تاب ہے اس طرح نہ امن کا قیام ہو سکا اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے مذہبی دنیا کی آپس میں صلح ہو جائے۔

چنانچہ مذاہب کے درمیان صلح، اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کے لئے یہ امر نہایت زبردست اور اہم ہے کہ ہر مذہب کے مقتدا و پیشوا کی عزت و تکریم کی جائے۔ اور اصولی طور پر اس کے صدق دعویٰ کی تصدیق کی جائے ورنہ جب ایک شخص اپنی دانست میں کسی مذہب کے پیشوا کو مفتری اور کذاب سمجھتا ہے۔ تو اس کی ہجو و ہتک کرنے اور اُس کو بُرا بھلا کہنے میں کچھ باک نہ ہوگا۔ جس کا نتیجہ بغض و حسد اور کینہ کے رنگ میں ظاہر ہوگا اور باہم عداوت بڑھتی جائے گی۔ اور جدائی کا راستہ وسیع ہو جائے گا۔ اسی بات کو مدنظر رکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصولی طور پر ہادیان مذاہب کی صداقت کو تسلیم کیا۔ اور آپ ہی دنیا کے سب سے پہلے ہادی و رہنما ہیں۔ جنہوں نے اس رنگ میں صلح، امن اور آشتی کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے اور کل مذاہب کی باہمی کدورت و شکر رنجی کو دور کرنے کے لئے یہ اصول پیش فرمایا کہ وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ۔ کہ دُنیا کی ہر قوم میں اللہ تعالےٰ نے اپنے فرستادوں کو نور ہدایت دے کر مبعوث کیا۔ اب دیکھو اس اصل کو منوا کر آپ نے تمام اقوام عالم پر کس قدر عظیم الشان احسان کیا۔ اور اس طرح بین الاقوامی صلح کے لئے ایک ٹھوس بنیاد قائم کر دی۔

۲۔ عورت کے حقوق کی حفاظت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا احسان یہ ہے کہ آپ نے مرد کے ساتھ عورت کے حقوق بھی محفوظ فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ عورت مقابل مرد [illegible] اہم ہستی ہے [illegible] وہ ظاہر طاقت کے اعتبار سے مرد کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن اکثر امور میں اس کو وہی حقوق حاصل ہیں جیسے مرد کو۔ اگر ایک مرد کو طلاق وغیرہ کے حقوق حاصل ہیں ایسے ہی عورت کو بھی خلع وغیرہ کے حقوق حاصل ہیں۔ اسی طرح اگر زوجیت کے کچھ حقوق مرد کے ذمہ ہیں تو اس قسم کے بعض دوسرے فرائض عورت کے لئے بھی مقرر کئے گئے ہیں پھر روحانیت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لئے مرد کو عورت سے کسی طرح کا امتیاز حاصل نہیں۔ بس آنحضرت صلعم نے اس طرح ان کے درمیان حقیقی مساوات قائم کرتے ہوئے ان کے تعلقات کو خوشگوار بنانے اور انہیں بہتر رنگ میں قائم رکھنے کے لئے نہایت اعلیٰ تعلیم پیش کی۔

۳۔ ورثہ میں عورت کا حق

اسلام سے پہلے عورت کی کچھ حیثیت نہیں سمجھی جاتی تھی۔ اس کو ہر طرح کے حقوق سے محروم بنا دیا گیا تھا۔ خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی۔ ان ہی سے ایک ورثہ ہے۔ کسی شخص کے مرجانے کے بعد اُس کی ساری جائداد نرینہ اولاد میں تقسیم ہوتی۔ لیکن لڑکیوں کو کچھ نہ دیا جاتا۔ آپؐ نے ورثہ کے معاملہ میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ کر کے انہیں ورثہ کا مستقل حقدار اور وارث بنا دیا۔ آپؐ نے خدا سے علم پاکر ورثہ کا یہ قانون پیش کیا کہ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ یعنی بیٹے کو بیٹی سے دُگنا حصہ ملے گا اور یہ بیٹی کو والدین کے ورثہ کے علاوہ شادی کی صورت میں سسرال کے گھر سے بھی حصہ کا حقدار بنایا گیا ہے۔ اگر بیٹیاں دو یا دو سے زیادہ ہوں تو ترکہ میں سے انہیں دو تہائی حصہ ملے گا۔ اور اگر اکیلی ہے تو اس کو نصف حصہ ملے گا۔ بس آنحضرت صلعم کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس طریق سے عورت کی مالی حالت درست کر کے اُس کی ایک خاص پوزیشن قائم کر دی۔

۴۔ فقراء کے حقوق

اسی طرح آپؐ نے یتامیٰ، بیوگان اور مساکین کے حقوق کا خیال رکھتے ہوئے اور ان کی امداد کو رضائے الٰہی کا موجب قرار دیا۔ اور اُن سے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم اس طرح پیش کی کہ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنَ… الخ یعنی ذوی القربیٰ۔ یتامیٰ اور مساکین کی مالی امداد کرنا۔ اور فرمایا یہ امداد بھی محض رضا الٰہی کے حصول کے لئے ہو۔ یہی اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ اسی طرح یتامیٰ کے متعلق ارشاد ہے قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ۔ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ یعنی یتامیٰ کی اصلاح کرنا بہت ہی برکتوں کا موجب ہے۔ اگر تم انہیں اپنے گھر میں رکھ کر پرورش کرو۔ تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اس آیت کریمہ میں اس فعل کو خیر و برکت کا موجب اس لئے کہا گیا ہے کہ اگر ان کی دیکھ بھال یا امداد نہ کی جائے تو وہ بگڑ کر قوم کی خرابی کا باعث بن جائیں گے۔ بہر حال اس رنگ میں سوسائٹی کے حق اور قابل امداد حصہ کی دیکھ بھال ساری قوم کے ذمہ لگا کر فرد اور قوم سب پر احسان فرمایا۔ کیونکہ افراد کی اصلاح کیساتھ قوم کی اصلاح ہو جاتی ہے اور یہ ساری صورتیں افراد کی بہتری کیلئے ہیں جن کا آخری کریڈٹ قوم کو ملتا ہے

وبائی انفلوئنزا

علامات۔ حفظ ماتقدم اور علاج

از مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم۔ سی فضل عمر ہسپتال ربوہ

اخبارات کے ذریعہ احباب کو علم ہو چکا ہے کہ انفلوئنزا وبائی شکل میں مشرقی ملک یعنی ہانگ کانگ سے شروع ہو کر جاپان۔ فلپائن۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ ملایا وغیرہ میں پھیلتا ہوا اب مشرقی پاکستان اور ہندوستان میں نہایت سرعت سے پھیل رہا ہے۔ اور اس طرح مغربی پاکستان کو بھی خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ جاننا ضروری ہے۔

یوں تو اس مرض کا تذکرہ گذشتہ پانچ صدیوں سے چلا آتا ہے۔ لیکن ماضی قریب میں ۱۸۸۹-۹۰ء اور ۱۹۱۸ء کی وبائیں نہایت شدید اور سخت مہلک ثابت ہوئی تھیں۔ ۱۸۸۹ء میں دنیا کا کوئی ملک اور کوئی جزیرہ اس کی زد سے نہیں بچ سکا تھا۔ اسی طرح ۱۹۱۸ء میں بھی تمام دنیا اس کی لپیٹ میں آگئی تھی۔ اور عوام نے اس کو جنگی بخار یا جنگی وبار کا نام دیا تھا۔ کیونکہ پہلی جنگ عظیم کے مہلک اثرات اس کے سامنے ماند پڑ گئے تھے۔

موجودہ وقت میں ذرائع آمد و رفت کی تیز رفتاری کی وجہ سے یہ مرض بھی نہایت سرعت سے پھیل رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی چند روز ہوئے اس کا ذکر سنگاپور ملایا کے متعلق سنا تھا۔ اور آج بھارت کے بعض بڑے بڑے شہر اس سے متاثر ہو چکے ہیں۔

باعث مرض

یہ مرض متعدی ہے اور ایک نہایت باریک جرثومہ یعنی "وائرس" اس کا باعث ہے۔ جو عام خوردبین سے نظر نہیں آسکتا۔ بلکہ ایک جدید مائیکروسکوپ یعنی الیکٹرون مائیکروسکوپ کے ذریعہ نظر آسکتا ہے۔

یہ جرثومہ مریض کے کھانسنے۔ چھینکنے۔ بولنے۔ تھوکنے سے ہوا میں پھیل جاتا ہے اور اس طرح دوسرے افراد کو متاثر کرتا چلا جاتا ہے جلسوں۔ سکولوں۔ کالجوں۔ سینما گھروں اور دیگر جمگھٹوں میں اس مرض کے پھیلنے کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔

ہر سال سردی کے موسم میں انفلوئنزا کے کیس کثرت سے ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے انفلوئنزا ہر سال وبائی شکل اختیار نہیں کرتا۔ اس کی غالب وجہ یہ ہے۔ کہ ایک عرصہ کے بعد بعض خدائی قدرت کے ماتحت اس جرثومہ میں کچھ ایسی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے کہ یہ کئی گنا زیادہ اثر انداز ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مرض وبائی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ جس ملک سے ایک دفعہ گذر جائے اس کے عوام میں اس مرض کے خلاف ایک لمبے عرصہ تک قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف وبار کے دوران میں ایک مریض کو دوبارہ بلکہ سہ بارہ حملہ بھی ہو جاتا ہے تاہم یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ یہ مرض آناً فاناً پھیلتی چلی جاتی ہے اور فوراً ہی ختم بھی ہوتی چلی جاتی ہے اور کئی سال تک دوبارہ نمودار نہیں ہوتی اس مرض کا حملہ سردی کے موسم میں زیادہ شدید ہوتا ہے۔ موجودہ وبار چونکہ موسم گرما کے وسط میں پھیل رہی ہے۔ اس لئے غالب خیال یہ ہے کہ اس مرتبہ یہ مرض زیادہ شدت اختیار نہیں کرے گی۔ اور جہاں آجکل سخت گرمی کے دن ہیں۔ یہ مرض زیادہ پنپ نہیں سکے گی۔ انشاء اللہ۔ اس لئے احباب کو اس مرض سے دہشت زدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کے دفاع کے لئے قوت ارادی اور قوت عمل مجتمع کرنی چاہیئے۔

علامات

اس مرض کے وائرس (Virus) جسم میں داخل ہونے کے بعد ایک سے چھ روز کے اندر مریض کو اچانک سردی سے بخار کا حملہ ہوتا ہے اور چند گھنٹوں میں مریض کا درجہ حرارت ۱۰۳° سے ۱۰۴° تک پہنچ جاتا ہے۔ عام طور پر مرض شدید سردرد کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ تمام جسم میں خصوصاً بازوؤں اور ٹانگوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ آنکھوں میں جلن ہوتی ہے۔ اور پانی بہتا ہے۔ ناک میں جلن ہوتی اور لعاب بہتا ہے۔ اور چھینکیں آتی ہیں۔ گلے پر بھی جلن ہوتی ہے اور خشک کھانسی شروع ہو جاتی ہے کھانسنے سے تمام چھاتی میں درد ہوتا ایسے معلوم ہوتا ہے۔ جیسے سینہ پھٹ گیا ہو۔ سانس جلدی جلدی اور چھوٹے چھوٹے آتے ہیں۔ جسمانی کمزوری اور غنودگی بخار کی نسبت سے زیادہ ہوتی ہے۔ مرض کا حملہ ایک سے پانچ یوم تک رہتا ہے۔ اور پھر خوب پسینہ آکر بخار اتر جاتا ہے۔ اور مریض کو نہایت کمزوری کی حالت میں چھوڑ جاتا ہے اور مریض کئی دن کے بعد کام کاج کے قابل ہو سکتا ہے۔ چونکہ پھیپھڑوں کی اندرونی جھلی میں ہلکا ورم ہو جاتا ہے اس لئے نمونیہ وغیرہ کے جراثیم آسانی سے مریض پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ اور مریضوں کی ایک بڑی تعداد کو نمونیہ ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر موتیں نمونیہ کے باعث ہی ہوتی ہیں۔

بعض دفعہ معدہ اور انتڑیوں پہ مرض کا حملہ ہوتا ہے۔ جس سے قے اور دست شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ یرقان بھی ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات کان کے اندر ورم ہو جاتا ہے جو بعض موقع پر خطرناک صورت اختیار کر کے دماغ کے پردوں تک پہنچ جاتا ہے۔ اور مہلک ثابت ہوتا ہے اس مرض کا اثر دل و دماغ اور اعصاب پر بھی پڑتا ہے۔ بعض اثرات شدید صورت اختیار کر کے مستقل عوارض بن جاتے ہیں۔ غرض یہ مرض جب وبائی صورت میں نمودار ہوتی ہے تو اس کے اثرات نہایت شدید اور مہلک ہوتے ہیں اور ایک بڑی تعداد کو مستقل عارضوں میں مبتلا کر دیتی ہے جسمانی نقصانات کے علاوہ اقتصادی لحاظ سے بھی یہ وبار افراد خاندانوں اور ملکوں کو افلاس کے پنجہ میں گرفتار کر دیتی ہے۔

حفظ ماتقدم

وبار کے دنوں میں مریضوں سے حتی الامکان دور رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والوں کے لئے منہ اور ناک پر باریک ململ کی چند تہوں کا نقاب باندھے رکھنا چاہیئے اور جراثیم کش ادویہ مثلاً پوٹاشیم پرمینگنیٹ پانی میں اس قدر حل کر کے کہ پانی کا رنگ گلابی ہو جائے اس سے منہ میں کلی اور غرغرے کرنے چاہئیں۔ اور ناک میں بھی ڈوشن ڈال کر ناک بھی صاف کرنا چاہیئے۔

مریض کو علیحدہ کمرے میں رکھنا نہایت ضروری ہے۔ وبا کے دنوں میں کسی مریض کو جس کو زکام وغیرہ ہو مسجدوں جلسوں۔ سکولوں کالجوں اور دیگر جمگھٹوں میں نہیں جانا چاہیئے اور نہ آنے جانے دینا چاہیئے۔

(۲) دارچینی (Cinnamon) کا چھلکا اس مرض کے دفاع اور علاج کے لئے ایک مفید چیز ہے۔ چائے میں چھوٹی الائچی اور دارچینی ڈال کر استعمال کریں۔ یوکلپٹس کا تیل رومال میں چھڑک کر سونگھتے رہنے سے بھی بچاؤ کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔

ابھی تک اس مرض سے بچاؤ کے لئے کوئی اکسیر دوا ایجاد نہیں ہوئی۔ تاہم Influenza Vaccine انفلوئنزا ویکسین یا Mixed Influenza Vaccine یا anticatarrhal Vaccine کے ٹیکے (ایک ٹیکہ روزانہ تین یوم تک ½ c.c، ½ c.c اور ایک سی سی کی مقدار میں) لگوا لینا بہت حد تک مفید ثابت ہو سکتا ہے اور پھر ہر ماہ ایک سی سی کا ایک ٹیکہ کروا لینا چاہیئے۔ جب تک کہ وبار کا خطرہ رہے ان ٹیکوں سے کسی نقصان کا اندیشہ نہیں۔

علاج

اس وبائی مرض کا موثر علاج تا حال کوئی بھی دریافت نہیں ہوا۔ تاہم جدید ادویات Penicillin (پنسلین) اور (سلفاڈائزین) Sulpha diazine مریض کے اندر دوسرے جراثیم پر اثر انداز ہو کر مرض کی شدت کو بہت کم کر دیتی ہیں۔ اور مریض مہلک اثرات سے بچ سکتا ہے۔ اسی طرح کلوروما ئیسٹین آریو مائیسن وغیرہ بھی بہت مفید ادویات ہیں۔

عام حالات میں مندرجہ ذیل نسخہ جات ہر مریض کے لئے یکساں مفید ہو سکتے ہیں

oleum cinnamon m II
Creosote m I
mucilage acaciae q.s
Syrup Tolu ʒi
aqua ℥i

ایسی ایک خوراک دن میں تین مرتبہ

Pulv cinnamon gr III
Soda bicarb gr X
A.P.C. X

ایسی ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دیں

Soda salicylas gr X
Soda Bicarb gr X
Vin Ipecac m X
Tinc camphora co m XX
Liq. ammon acet conc m XX
Spt aether Nitrosi m X
aqua cinnamon conc m X
Syrup Tolu ʒi
aqua ℥i
A.P.C. gr X

دن میں تین چار مرتبہ دارچینی والی چائے کے ساتھ دیں۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا نسخہ جات طب پیشہ احباب کو مدنظر رکھ کر تحریر کئے گئے ہیں کہ افادہ عام کے لئے حسب ضرورت اور حسب موقع استعمال کریں۔ احباب کو چاہیئے کہ طبی مشورہ کے بغیر ان نسخہ جات کے استعمال سے حتی الوسع اجتناب کریں۔

عزلِ خلفاء کا ناپاک عقیدہ

(از مکرم قاضی محمد بشیر صاحب - کورودولی)

عزلِ خلفاء کا مسئلہ جماعت میں کئی موقعوں پر واضح ہو چکا ہے۔ درحقیقت عزلِ خلفاء کے قائلین کے سامنے اس زمانہ کے مختلف نظام باطلہ ہیں۔ جو ڈکٹیٹرشپ۔ جمہوریت۔ سلطانیت۔ سوشلزم۔ کمیونزم اور امپیریلزم ہیں اور مخالفین ان سے متاثر ہو کر اپنے اندازِ فکر کو اسی ماحول میں رکھتے ہیں۔ اور نظامِ خلافت کو انہی نظاموں میں سے کسی نظام کی مانند دیکھنا چاہتے ہیں۔ خلیفہ کے عزل کا مسئلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں جو مسلمانوں کے پہلے نہ آیا ہو۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت چاہتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں خلافت ایک لمبے عرصہ تک چلے۔ اس لئے بار بار فتنے اُٹھتے ہیں تا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اچھی طرح اس کو واضح کر دیں۔ اور فولادی میخ کی طرح یہ امر دلوں میں مستحکم ہو جائے کہ

خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ بظاہر یہ انتخاب مومنوں کی رائے سے ہوتا ہے لیکن مومنوں کے قلوب خشیتِ الٰہی سے پُر ہوتے ہیں۔ اور دل فرشتوں کے نزول کی آماجگاہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ وحی خفی کے ذریعہ ان کے دلوں پر نزول کر کے ان کے قلوب ایک شخص کی طرف پھیر دیتا ہے۔ اور وہ اسے اپنا امام اور مقتدا تسلیم کرتے ہیں اور یوں خلیفہ کا انتخاب خدائی انتخاب کہلاتا ہے۔ اور پھر یہ منصب دنیا کی کوئی طاقت اس سے چھین نہیں سکتی۔ اور نہ ہی اس ذمہ واری کو جو خلیفۂ وقت پر ڈالی جاتی ہے خود خلیفۂ وقت ہی اتار سکتا ہے۔

یہ وہ مرکزی نقطہ ہے جو خلافت کے بارہ میں ہر احمدی کا جزوِ ایمان ہے۔ اور اسی کو دلوں میں راسخ کرنے کے لئے گاہے گاہے خلافت پر معترضین پیدا ہوتے رہتے ہیں تا یہ چیز بار بار سامنے آ جائے اور کوئی پہلو اس کا مخفی نہ رہ جائے۔
فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ۔

خلیفہ کی تعریف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلیفہ کی تعریف یوں فرماتے ہیں:-

"چونکہ خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں میں وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس واسطے رسول کریم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو۔ کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے۔" (شہادت القرآن ص۵۷)

جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وابستگی کے مدعی ہیں۔ یہ حوالہ ان کے لئے ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ خلیفہ ظلی طور پر رسول کے کمالات کا حامل ہے اس کا طریق کار متعین کر دیا گیا ہے وہ وہی کام کرے گا جو اس کا متبوع نبی کرتا رہا۔ اس کا مقصد اسی پودا کی آبیاری ہے۔ جو پودا اس کے متبوع نے لگایا اور وہ اسی طرح تابعداری کئے جانے کے لائق ہے جس طرح نبی متبوع کی تابعداری کی جاتی تھی۔ کیونکہ نبی اپنی ذات کی بڑائی نہیں چاہتے۔ مگر ان کی اتباع و اطاعت اس لئے کی جاتی ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو وہ مشن نامکمل رہ جاتا ہے۔ جس کے لئے وہ مبعوث ہوتے ہیں۔ پس جب خلیفہ کے ذمہ بھی اسی مشن کی تکمیل و ترویج ہوتی ہے تو پھر لازم آیا کہ اس کی اتباع بھی اسی طرح کی جائے ورنہ اس مشن کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ اور جب نبی اپنی ساری زندگی میں اپنے عہدہ سے معزول نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے عزل سے وہ مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ جس لئے وہ مبعوث ہوا۔ اسی طرح خلیفہ جو اس کا ظل ہے اور اس کا مقصد اسی مشن کی تکمیل ہے کس طرح معزول ہو سکتا ہے۔ جب رسول اور نبی سے عزل کا مطالبہ کرنے والے شخص کا مطالبہ ایک نادانی کا مطالبہ سمجھا جائے گا۔ تو وہی حکم اس کے ظل پر آئے گا۔ کیونکہ اس کا کام اور اس کا مقصد۔ اس کا مشن اور اس کا دائرۂ عمل وہی ہے جو اس نبی کا ہے۔ اور یہ اصل جماعت احمدیہ نے خوب سمجھا اور یہی وجہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو اسی طرح واجب الاطاعت سمجھا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اور اس اقرار میں وہ سب شامل تھے جو بعد میں خلافت سے منحرف ہونے والوں کے لیڈر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقرباء حضرت مسیح موعودؑ باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نورالدین سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔"
(بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

"حضرت مولوی صاحب (خلیفہ اولؓ) کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔"
(بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

جب خلیفہ وقت کی اطاعت اسی طرح کی جاتی ہے جس طرح نبی مطبوع کی تو یقیناً نبی کی طرح خلیفہ کو بھی معزول نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں بھی قیام خلافت کا ذکر فرمایا ہے اسے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ چنانچہ یہ مشہور آیت استخلاف ہے کہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
(سورہ نور)

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ضرور ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جس طرح اس نے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نہایت واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے۔

(۱) گزشتہ تمام خلفاء از خود خلیفہ نہیں بنے بلکہ خدا تعالیٰ نے ان کو بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حتمی وعدہ کیا ہے کہ وہ مومنوں پر یہ انعام کرتا رہے گا۔ اور نعمت خلافت سے انہیں سرفراز کرتا رہے گا۔ اور وہ خود انہیں خلیفہ بنائے گا اور یہ وعدہ ایک دائمی وعدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:-

إن الله قد وعد في هذه الآيات للمسلمين والمسلمات انه سيستخلف بعض المؤمنين منهم فضلًا ورحمًا ويبدلهم من بعد خوفهم أمنًا (سر الخلافة ص۱۵)

اب اگر اس اصل کو تسلیم کر لیا جاوے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اور یہ ایسا امر ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ تو پھر خلیفہ کے عزل کا مسئلہ خود بخود ہی حل ہو جاتا ہے۔ عزل کا سوال پیدا ہی اس وقت ہو گا۔ جب خلافت دینے اور دلانے کا فعل محض انسانوں کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ اور یہی وہ مقام ہے۔ جہاں ٹھوکر کھانے والے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ وہ مومنوں کے ذریعہ ہونے والے انتخاب کو درحقیقت خدائی انتخاب تصور نہیں کرتے اور پھر اس غلط تصور کی بناء پر عزل کو سامنے لے آتے ہیں۔ لیکن حیرت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ کے قیام اور اس کو خدائی انتخاب تسلیم کرنے کے بعد ان لوگوں کے لئے کیا وجہ جواز رہ جاتی ہے کہ وہ عزل کے مسئلہ کو پیش کریں اگر خلافت دینے کا فعل اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی ہستی اور طاقت نہیں جو اسے معزول کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا انعام بندوں کی مجال نہیں کہ چھین سکیں ورنہ خدا کی خدائی باطل ہو جاتی ہے اور فتنہ و فساد کا دروازہ کھلتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کون شخص خلافت کا اہل ہے۔ کس میں یہ صلاحیتیں ہیں کہ وہ اپنی موت تک قوم کی حقیقی رہنمائی کرتا چلا جائے گا۔ وہ عالم الغیب اور ہمہ دان ہے۔ وہ کبھی ایسے شخص کو خلیفہ نہ بننے دے گا جو کسی وقت بار خلافت اُٹھانے کے قابل نہ رہے گا۔ وہ قادر و توانا ہے۔ وہ اپنے تقرر میں غلطی نہیں کر سکتا۔ تو پھر نتیجہ یہی نکلا۔ کہ وہ لوگ جو خلفاء پر نکتہ چینیاں کرتے ہیں۔ وہ دراصل خدا تعالیٰ کے انتخاب پر معترض ہیں۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے علم غیب پر معترض ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے انتخاب میں غلطی نہیں کر سکتا۔ اگر وہ جانتا ہے کہ یہ شخص کسی وقت بار خلافت اٹھانے کے قابل رہے گا۔ تو اس نے کیوں ایسے شخص کو خلیفہ بنایا۔ یہ خدا کا کام ہے انسانوں کا کام نہیں۔ پس عزل کا سوال پیدا کرنے والے غور کریں کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی توہین اور اس کی ہمہ دانی اور عالم الغیب کا بالواسطہ انکار کرتے ہیں۔

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفہ ایک عرصہ تک تو خلافت کا اہل رہا۔ اور وہ امور خلافت کو باحسن وجوہ ادا کرتا رہا۔ لیکن چند سالوں کے بعد بعض لوگوں کے نزدیک اب وہ اس قابل نہیں رہا کہ وہ امور خلافت کو سرانجام دے سکے۔ تو بھی ان کا عزل کے مسئلہ کو درمیان میں لانا اس امر کو مستلزم ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کو قدرت سے خالی سمجھتے ہیں اور وہ (باقی صفحہ پر)

یومِ خلافت کی مُبارک تقریب پر

اندرونِ ہند میں مختلف مقامات پر جلسے

(۴)

مظفر پور (بہار)

بتاریخ ۲۴ر مئی - اولاً نمازِ جمعہ ادا کی گئی جس کے خطبے میں مولانا فضل دین صاحب نے خلافتِ راشدہ پر روشنی ڈالی اور خلافت احمدیہ کے ذریعہ جو افضال الٰہی نازل ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اُن کی بیان فرمایا۔ بعدہٗ عاجز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کے ضروری حصہ کو سناکر خلافت احمدیہ کی نسبت خدا تعالیٰ کے منشاء کو ظاہر کرتا ہوا سلسلہ احمدیہ کی تاریخ بھی اختصار کے ساتھ بیان کی اور مخالفین سلسلہ وخالفین خلافت احمدیہ کی کرتوتوں کو بھی جو وہ خلافتِ اولیٰ کے وقت ہی سے کرتے آئے ہیں۔ اور منہ کی کھاتے رہے ہیں واضح کیا۔ نیز خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت اُن مخالفین خلافت احمدیہ کے حرکات ناشائستہ کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تائید اور اپنے ایک خواب کو بیان کر کے تقریر کو ختم کیا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نعمتوں کو بھی جو خلافت کی برکت سے حاصل ہوتے رہے ہیں۔ بیان کیا گیا۔ آخر میں اجتماعی دعا مولانا فضل الدین صاحب نے کرائی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

عاجز: سید وزارت حسین اورینوی

تیماپور (دکن)

مورخہ ۲۷؍۵ کو جلسہ بعد نماز مغرب بمقام مکہ مسجد تیماپور زیر صدارت قریشی نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تیماپور منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی قرآن پاک کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ اور بعد اُس کے نظم ہوئی۔ بعدہٗ مکرم عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تعلیم وتربیت نے ضرورتِ خلافت پر تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم کی آیات کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت کی بے حد ضرورت ہے۔ اگر خلافت نہ ہو تو قوم کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے مامور کو بھیجتا ہے اُس کا مقصد بغیر خلفاء کے فوت ہو جاتا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں کنسٹرڈی کا ایک مقولہ پیش کرتے ہوئے واضح رنگ میں یہ ثابت کیا کہ خلافت کی بے حد ضرورت ہے۔ اُس کے بعد پھر ایک نظم سنائی گئی۔

دوسری تقریر مکرم احمد حسین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی برکاتِ خلافت پر ہوئی۔ جس میں سورۃ جمعہ کی آیت ھو الذی بعث ... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے انبیاء کے چار کام وضاحت سے بیان فرمائے۔ اور بتایا کہ اسی کام کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے خلفاء کا سلسلہ قائم کیا۔ آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ یہ خلافت کی برکت ہے کہ آج جماعت احمدیہ اتفاق اور اتحاد سے تمام دنیا پر تبلیغ اسلام کا کام سرانجام دے رہی ہے اس پر دوست اور دشمن اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

تیسری تقریر مکرم مبارک احمد صاحب وکیل نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا ہے اس کو کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی نہ ہٹا سکتی ہے۔

چوتھی تقریر مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ تیماپور کی تھی آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ خلیفہ کبھی معزول نہیں ہو سکتا۔ آپ نے بتایا کہ خلیفہ خدا تعالیٰ خود منتخب کرتا ہے۔ آپ نے قرونِ اولیٰ کے خلفاء حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اگر خلیفہ معزول ہو سکتا تو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے بھی منافقوں نے یہی سوال اُٹھایا۔ تو کیوں نہ معزول کر سکے۔ آپ نے بتایا کہ کوئی خلیفہ ہرگز ہرگز معزول ہو نہیں سکتا۔ بعدہٗ قریشی نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ اپنے مفید نصائح سے جماعت کو مستفیض فرمایا جلسہ بعد دعا ٹھیک ۹ بجے بخیر وخوبی برخواست ہوا۔

خاکسار محمد خلیل احمد سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ جماعت احمدیہ تیماپور۔ دکن۔

جماعت احمدیہ پاڑی پورہ وچک ایمرچ

مورخہ ۲۶؍۵ بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے صبح مسجد احمدیہ پاڑی پورہ کے صحن میں انجمن احمدیہ چک ایمرچ و انجمن احمدیہ پاڑی پورہ کا مشترکہ جلسہ بصدارت خاکسار منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پاڑی پورہ نے حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذاتی احسانات کے موضوع پر تقریر کی اور قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے خلافت کا ثبوت پیش کیا۔ ازاں بعد میر عبدالحمید صاحب برادر صدر جماعت احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی مصلح موعود ہیں" کے موضوع پر تقریر کی۔

بعدہٗ خاکسار (راجہ غلام محمد خان) نے "خدا تعالیٰ اُس کو خلیفہ بناتا ہے جو سب سے زیادہ اُس کا مقرب ہو" کے عنوان پر تقریر کی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تحریرات سے ثابت کیا کہ خلیفہ کا منکر فاسق ہے اور انہی کی تحریرات سے میاں عبدالوہاب اور مولوی عبدالمنان وغیرہ کے فاسق ہونے کا ثبوت پیش کیا۔

بعد ازاں منشی رحمت اللہ خان صاحب سیکرٹری مال وسیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ چک ایمرچ نے بعد ازاں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خلافت کے ثبوت میں تقریریں کیں۔ ان کے بعد غلام نبی ٹنگ اور محمد ظہور اللہ خان نے نظمیں پڑھ کر حاضرین کو مسرور کیا

آخری تقریر میں خاکسار نے ان بدبخت منافقین سے جنہوں نے جماعت میں تفرقہ ڈالا بیزاری کا اظہار کرایا۔ اور سنایا کہ جس طرح سامری نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کے بعد جماعت میں تفرقہ ڈالکر لعنت کے ہار اپنے گلے میں ڈالے۔

آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے دردِ دل سے دعا کی گئی۔ جماعت احمدیہ پاڑی پورہ کی جانب سے تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی اور جلسہ بعد دعا برخواست ہوا۔

خاکسار راجہ غلام محمد خان احمدی قریشی عثمانی صدر جماعت احمدیہ چک ایمرچ کشمیر۔

لجنہ اماء اللہ بنگلور

مورخہ ۲۷ر مئی کو محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور کے مکان پر جلسہ یوم خلافت منایا گیا جس میں ۵۰ مستورات احمدی اور چودہ غیر احمدی شامل ہوئیں خیر النساء نے تلاوت قرآن کریم اور خورشید بیگم نے خلافت کے متعلق نظم پڑھی اسلام میں خلافت کا نظام۔ خلافت کا زمانہ۔ جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت اور سلسلہ احمدیہ میں خلافت کا مقام پر محترمہ میمونہ صاحبہ۔ محترمہ خیر النساء صاحبہ محترمہ ملکہ بیگم صاحبہ اور محترمہ سلیمہ خاتون صاحبہ نے مضامین پڑھے۔ آخر میں خاکسار نے خلافت کی برکات اور ہماری ذمہ داریاں پر تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

راختر بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور سٹی)

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور

۲۷ر مئی کی شام کو لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور نے زیر صدارت بیگم حاجی عبدالقدوس صاحبہ جلسہ یوم خلافت منایا۔ تلاوت قرآن کریم آمنہ بیدہ خاتون نے کی۔ اور حفیظہ خاتون نے خلافت کے متعلق نظم پڑھی۔ محترمہ اعجازی بیگم صاحبہ۔ امۃ الباری صاحبہ اور طرفہ صاحبہ نے اپنے اپنے مضامین خلافت کے متعلق پڑھے۔ آخر میں حمیدہ خاتون صاحبہ اور صدر صاحبہ نے الفضل میں سے خلافت کی برکات اور اہمیت پر مضامین پڑھ کر سنائے۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

رابعہ محمد فاروق صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور)

لجنہ اماء اللہ بنارس

مرکز کی ہدایت کے مطابق ۲۷ر مئی کی صبح جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ سلمیٰ بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ پھر خاکسارہ نے سلسلہ میں خلافت کے قیام پر روشنی ڈالتے ہوئے خلیفہ کی ضرورت اور اس کے کام بتائے۔ پھر زینت السلام۔ احمدی خاتون صاحبہ نے حضور کو خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور ۲۷ر مئی کا دن ایک تاریخی اور اہم دن ہے۔ مضامین پڑھے۔ آخری سلمہ سلطانہ صاحبہ نے جماعت احمدیہ میں پہلا یوم خلافت پر مضمون پڑھا۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

زنور السلام سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنارس)

لجنہ اماء اللہ مدراس

خاکسارہ نے خلافت کی اہمیت اور خلافت ایک نعمت ہے تقاریر کیں۔ جس میں بتایا کہ خلافت اسلامی نظام میں کونسے کا بہتر ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مساعی کا ذکر تفصیل سے کیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ تمام حاضرات کی چائے دپان سے تواضع کی گی۔ جلسہ اچھا بارونق رہا۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ مدراس)

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد۔ دکن

۲۷ر مئی کو جلسہ یوم خلافت منایا۔ تلاوت کے بعد ناصرہ بیگم صاحبہ نے جو سیکرٹری تربیت واصلاح نے مضمون بعنوان جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے جدید ان میں خلافت کی برکات سے نوازا ہے سنایا۔ پھر زکیہ بیگم نے الفضل سے خلافت کی ضرورت پر مضمون پڑھا۔ آخر میں عاجزہ نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت پر تقریر کی۔ جو ہر خلیفہ کے وقت میں جو ترقی ہوئی ہے اس کا ذکر کیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ حاضری ۲۰ کے قریب تھی زامۃ اللہ بشریٰ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ)

آہ کالے خاں صاحب مرحوم

از مکرم مولوی خلیل الدین احمد خاں صاحب مولوی فاضل سرپاراڈیہ

ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال جناب کالے خاں صاحب لمبی علالت میں مبتلا رہ کر بقضائے الٰہی مورخہ ۲۳/۲۴ مئی کی درمیانی شب کو ہمیں داغِ مفارقت دے کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک، احمدیت کے دلدادہ اور خدمتِ دین میں پیش پیش رہنے والے و دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے پابند صوم و صلوٰۃ و تقویٰ شعار تھے۔ مرحوم کو قبول احمدیت کا شرف خاکسار کے والد مرحوم جناب چوہدری جعفر خاں صاحب کے ذریعہ ہوا۔ لڑکپن کے زمانے سے جناب خانصاحب مرحوم والد مرحوم کی صحبت میں رہ کر اردو فارسی کی تعلیم ان سے حاصل کی اور انہی کے ذریعہ انہیں احمدیت کی نعمت میسر ہوئی۔ اور ان کی کوشش سے جناب خاں صاحب مرحوم کا داخلہ ٹریننگ سکول میں ہو گیا۔ وہاں سے بعد فراغت اپنے گاؤں کے پرائمری سکول میں مدرس ہو گئے۔ جناب والد صاحب مرحوم کی وفات کے وقت خاکسار کی عمر صرف ۱۵ سال کی تھی۔ اس کم سنی میں خاکسار کو احمدیت کا کچھ شدھ بدھ نہ تھی۔ اور اپنے خاندان کے تمام غیر احمدی رشتہ داروں کے ماتحت رہ کر خاکسار کو احمدیت سے کوئی لگاؤ نہ تھا اور نہ ہی خاکسار کے مکان میں احمدیت زندہ تھی وہ صرف خانصاحب مرحوم اپنے گاؤں سری پار میں اکیلے احمدی رہ گئے۔ انہیں اپنے ساتھ ملانے کے لئے غیر احمدیوں نے ہر طرح کی سازش کی۔ ان کا بائیکاٹ کیا گیا اور آپ کے خلاف اور بھی کئی منصوبے کئے گئے۔ مگر واہ رے اس تنہائی کے وقت میں خانصاحب مرحوم کا استقلال اور ان کی ہمت و جواں مردی انہوں نے تمام مخالفتوں اور منصوبوں کا نہایت ہی صبر و شکر کے ساتھ مقابلہ کیا اور اپنے ایمان و یقین میں کسی قسم کا تزلزل نہ آنے دیا۔ مرحوم برابر ہماری خبر گیری کے لئے آتے اور ہمارے گھر والوں کو تبلیغ کرتے۔ یہ باتیں غیروں کو بھی معلوم ہوئیں۔ ان کا ہمارے ہاں آنا بند کر دیا۔ مگر خدا کے فضل سے وہ بندش تھوڑے دن میں دور ہو گئی۔ ایک دفعہ مرحوم نے ایک تبلیغی وفد زیر قیادت جناب مولوی عبد الستار صاحب ایم۔اے ہمارے علاقہ کے لئے منگوایا۔ مولوی ظہور حسین صاحب ہمراہ تھے۔ وفد ہمارے ہاں آیا۔ موخر الذکر مولوی صاحب نے ہمارے چچا صاحب و دیگر رشتہ داروں کو اچھی طرح تبلیغ کی۔ خدا کے فضل سے مرحوم و دیگر ممبران وفد مولوی صاحب کی کوشش بار آور ہوئی۔ چند سال میں مولا کریم نے محض اپنے فضل خاص سے سوائے بڑے بھائی صاحب کے تمام کو داخل احمدیت کر دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ پھر خاں صاحب مرحوم و مولوی عبد الستار ایم۔اے نے کوشش کر کے خاکسار کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے دار الامان بھیجا جزاھما اللہ احسن الجزاء

جناب خاں صاحب مرحوم کے اندر سلسلہ عالیہ کی بہت محبت تھی اور اسکے ناموس کے لئے اپنی جان مال قربان کر دینے کے لئے ہمہ دم تیار رہتے تھے ایک مرتبہ ایک غیر احمدی پولیس سب انسپکٹر نے ان سے کہا کہ تمہارے مرزا صاحب کا مولوی ثناء اللہ سے مباحثہ ہوا تھا۔ مرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں فوت ہو جائے۔ چونکہ مرزا صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں فوت ہو گئے۔ لہذا وہ جھوٹے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اس پر جناب خاں صاحب مرحوم کو طیش آ گیا اور اس سے کہا کہ اس بات کے فیصلہ کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ابھی ہم دونوں چل کر رجسٹری خانہ میں یہ شرط رجسٹری کرائیں کہ زیر بحث معاملہ میں جو جیت جائے گا وہ شکست خوردہ شخص کی تمام جائداد پر بلا چون و چرا مالک بن جائے گا۔ اس کے بعد مباحثہ ہو گا۔ وہ غیر احمدی کچھ کھسیانا ہوا۔ خانصاحب مرحوم نے کہا۔ آپ تو امیر آدمی ہیں اس کے لئے کیوں گھبراتے ہیں۔ مگر میں ایک معمولی کسان چند ایکڑ زمین کا مالک ہو کر اس کے لئے آمادہ ہوں وہ غیر احمدی بات کو ٹال مٹول کر کے چلا گیا۔

مرحوم حق گو انصاف پسند ہمدرد مخلوق تھے۔ ان کی اس خوبی کے باعث ہماری یونین کے تمام مسلمانوں نے متفقہ طور پر اپنی طرف سے انہیں بحیثیت ممبر منتخب کیا تھا جس پر وہ بہت دیر تک فائز رہے۔

مرحوم غرباء کی بہت خبر گیری کرتے اور ان کے کام بلا کسی معاوضہ کے انجام دیتے اس وجہ سے وہ خواہ ہندو ہوں یا مسلمان تمام کی نظر میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مرحوم باقاعدہ چندہ دیتے تھے۔ خدا کے فضل سے تمام چندہ جات سال کے اختتام تک ادا کرتے اور چندہ تحریک جدید باقاعدہ ادا کرتے اور حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور سلسلہ کے تمام تحریکوں پر لبیک کہنے میں سبقت لے جاتے اور اپنے وعدے کو خواہ کتنی تنگی ہو خوش اسلوبی سے پورا کرتے۔

مرحوم کی وفات سے جہاں ہماری جماعت کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور ہم اس کے لئے اشکبار ہیں وہاں ہندو مسلمان بھی ان کے لئے غمگین ہو کر اشکبار ہیں۔ اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ ایسا شخص پھر پیدا نہیں ہو سکتا۔

مرحوم اپنے پیچھے ایک بیوہ اور تین لڑکیاں دو لڑکے بطور یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ جملہ قارئین کرام و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ التماس ہے کہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے فضل خاص سے جناب خاں صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کر کے اپنے قرب خاص میں رکھے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عنایت فرمائے اور انہیں احمدیت پر ثابت قدم رکھے اور ان کے ایمان میں ترقی دے اور اس جماعت میں جہاں صرف دو خاندان دو مختلف گاؤں میں احمدی ہیں سعید روحوں کو داخل احمدیت کر کے اس قلیل جماعت کو اکثریت سے بدلے۔ آمین ثم آمین۔

عزل خلفاء کا ناپاک عقیدہ

(بقیہ صفحہ ۸)

یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اب اس کو خلیفہ مقرر کرنے کے بعد اب کسی طرح اس منصب سے ہٹا نہیں سکتا۔ اور ہم خدا سے بھی بڑے ہیں جو اس کو اس منصب سے ہٹا سکتے ہیں اور معزول کر سکتے ہیں، کتنا خطرناک نتیجہ نکلتا ہے۔ یوں وہ لوگ خدا کی قدرت کے منکر ٹھہرتے ہیں۔ اور اپنی قدرت کو خدائی قدرت سے بالا جانتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے خوب فرمایا۔

"اگر تم مجھ میں کوئی اعوجاج دیکھو تو اس کی استقامت کی دعا سے کوشش کرو۔ مگر یہ گمان نہ کرو کہ تم مجھ بڈھے کو آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول کے معنے سمجھا لوگے اگر میں گندہ ہوں۔ تو یوں دعا مانگو۔ کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھا لے پھر دیکھو کہ دعا کس پر الٹی پڑتی ہے۔"

(اخبار بدر جلد ۹ مش۲ پرچہ ۱۲ / اکتوبر ۱۹۰۹ء)

پس عزل کا سوال پیدا کرنے والوں کو دو میں سے ایک بات کا اقرار کرنا ہوگا۔ یا انہیں خدا کے علم غیب میں نقص کا قائل ہونا ہوگا۔ اور یا خدا تعالیٰ کو قدرت سے خالی ماننا پڑے گا۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ خدا کا انتخاب صحیح اور درست اور صائب ہوتا ہے۔ اس کی نظر جس گوہر نایاب پر پڑتی ہے وہ ساری دنیا میں ایک ہی ہوتا ہے۔ وہ اس مقصد کے لئے موزون ترین ہستی ہوتی ہے۔ دنیا کی نظر کچھ کہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں وہی انسان ان تمام صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے۔ اسے اپنے انتخاب پر بھی فخر ہوتا ہے۔ اور گاہے گاہے اس انتخاب کے خلاف آوازیں اٹھانے والے شور و غوغا کر کے خاموش ہو جاتے ہیں اور مومنوں کے ایمان تازہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے فتنے نہ اٹھتے تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ یہ انسانی ہاتھوں کا کام تھا کسی مخالفانہ تحریک نے کام نہیں کیا۔ اگر کوئی مخالف تحریک اٹھتی۔ تو یہ خلافت ختم ہو جاتی۔ مگر اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرتا رہتا ہے کہ مومنوں کے ایمان زیادہ ہوں مخالف تحریکات اٹھیں وہ اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا لیں۔ وہ اپنے سارے ذرائع کو مجتمع کر لیں۔ وہ اپنے سب دوستوں کو جمع کر لیں۔ اور اکٹھے ہو کر خلافت کے مٹانے پر تل جاویں۔ لیکن جب تک خدا چاہے گا۔ خلافت قائم رہے گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ اور وہ اپنے قول کا پکا ہے۔

مدرسہ احمدیہ میں طلباء کی ضرورت

تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں احمدی علماء کی شدت سے کمی محسوس کی جا رہی ہے چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق قادیان میں خالص دینی تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں آ چکا ہے اور چند ایک طلباء زیر تعلیم ہیں مگر ہر سال نئے طالب علموں کی ضرورت ہے جو اوپر کی کلاسوں میں ترقی پانیوالوں کی جگہ لے سکیں۔ ایسے طلباء کو مولوی فاضل تک تعلیم دی جائیگی اور یہی نونہال اگر خدا نے چاہا تو آئندہ احمدیت کے داعی مبلغ ثابت ہونگے۔ پس خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے والدین کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اگر آپکا اپنا بچہ اس قابل ہے تو اسے فوری طور پر قادیان بھجوادیں اور اپنے بچے کے مستقبل کو دینی ماحول میں روشن بنائیں اور اگر آپکے زیر اثر کسی دوست کا بچہ ہے تو اُسے بھی مناسب طریق پر تحریک کریں۔ چونکہ یہ اعلان حضور کے منشاء مبارک کے ماتحت کیا جا رہا ہے اسلئے میں امید کرتا ہوں کہ احباب جماعت حضور کے منشاء کے مطابق اپنے بچوں کو

مسلمانوں کی خستہ حالت

(بقیہ صفحہ ۵)

اب عامۃ المسلمین کی دین سے غفلت دیکھئے۔ کیا عوام کیا علماء سب ارکانِ اسلام سے غافل ہیں۔ روزہ، زکوٰۃ، حج کا تو کیا کہنا روزانہ فرض نمازوں کا ہی جائزہ لیجئے۔ اول تو نماز پڑھتے ہی نہیں اور اگر کبھی بھولے سے خیال بھی آگیا تو قرآن کریم سے بُعد کی وجہ سے تجویزیں ہوتی ہیں کہ نماز عربی کی بجائے اردو میں پڑھنی چاہیئے۔ چنانچہ ابھی اسی عیدالفطر کے موقعہ پر پاکستان میں ایک جگہ نماز عید اردو میں ادا کی گئی۔ جس پر ہندو اخباروں نے بھی پھبتیاں اُڑائیں۔

پیغمبر اسلام، صحابہ کرام اور گذشتہ بزرگوں نے توحید کی تعلیم کو جو اسلام کی اصل جڑ تھی بڑی مشقتوں اور قربانیوں کے بعد دنیا میں قائم کیا تھا۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اب اپنے بزرگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ قبر پرستی شروع کردی انسانوں سے مرادیں مانگی جارہی ہیں۔ اُنہیں عالم الغیب قرار دے رہے ہیں۔ انسان کی طرف صفت خلق کو منسوب کرکے خدا کا ند بنارہے ہیں۔ فرشتوں کی طرف عجیب عجیب مضحکہ خیز باتیں منسوب کررہے ہیں۔ قرآن مجید کی سینکڑوں آیتوں کو منسوخ مانا گیا۔ انبیاء پر تہمتیں لگائیں غرض کہ اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے میں مسلمانوں نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا وعدۂ حفاظت نہ ہوتا۔ اور اسلام خدا کا پسندیدہ مذہب نہ ہوتا تو اس کی تباہی و بربادی کے پورے سامان ہو چکے تھے۔

(باقی)

"عید فنڈ کی کم از کم شرح"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس مقرر ہے۔ قیمت خرید کے اعتبار سے اُس وقت کے ایک روپیہ کی قیمت موجودہ وقت سے چار گنا زیادہ تھی۔ اس زمانہ میں احباب کی آمدنیاں بھی کئی گنا بڑھ چکی ہیں اور اس لحاظ سے اس چندہ کی شرح ایک روپیہ فی کس کے حساب سے بھی عید فنڈ میں ادائیگی نہیں کررہے جس کے نتیجہ پر اس مد میں آمد برائے نام ہورہی ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ سے احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعے احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ عید کی خوشی میں وہ سلسلہ کی ضروریات کو بھی سامنے رکھیں اور حسب توفیق اور زیادہ سے زیادہ رقم عید فنڈ میں دیکر ثواب کے اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور عید کے اخراجات میں کفایت کرکے کم از کم اس کا نصف حصہ عید فنڈ میں ادا کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

ناظر بیت المال قادیان

انفلوئنزا کی وبار

اور

مجالس خدام الاحمدیہ

ہندوستان کے مختلف شہروں میں انفلوئنزا کی وبا پھیل چکی ہے۔ ایسی مصیبتیں بنی نوع انسان کے لئے مشترک ہوتی ہیں اور انسانی ہمدردی کا تقاضا ہوتا ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر استطاعت رکھتا ہو وہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کے کام آئے۔ خدمتِ خلق کا کام خدام الاحمدیہ کے خاص فرائض میں داخل ہے۔ لہٰذا ایسے شہروں کی مجالس سے جن میں کہ اس وبا کا زور ہو درخواست کی جاتی ہے کہ وہ خدمتِ خلق کے ذریعہ انسانی ہمدردی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور باقاعدہ پروگرام بناکر مریضوں کی تیمارداری کے کام میں مقامی حکام کے ساتھ پورا تعاون کریں اور خود اپنی خدمات حکام کو پیش کریں۔

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

منظوری انتخابات مجالس خدام الاحمدیہ

۱۔ بنگلور

قائد۔ مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب

۲۔ موسی بنی مائنز

قائد۔ مکرم مبارک احمد صاحب
جنرل سیکرٹری۔ مکرم شیخ تبارک احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ ″ ″ ابراہیم صاحب ثانی
سیکرٹری کارگذاری۔ ″ جلال الدین صاحب
سیکرٹری مال ″ عنایت خان صاحب
″ ورزش ″ شیخ عبدالشکور صاحب
محصل ″ ″ روجاب صاحب

۳۔ برہ پورہ بھاگلپور

قائد۔ مکرم ناصر علی صاحب
معتمد۔ ″ عبدالقیوم صاحب

نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ
مرکزیہ قادیان

درخواست دعا

مرزا شیر علی بیگ صاحب احمدی ساکن دلائی ساہی ضلع پوری اڑیسہ کا چھوٹا لڑکا بعارضہ چیچک شدید طور پر بیمار ہے اس کی صحت کے لئے نیز دوسرے افراد خانہ کے اس مرض سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جماعت احمدیہ لکھنؤ کے حالات کے پیش نظر بذریعہ ریزولیوشن نمبر ۳۸۵ مورخہ ۱۲-۵-۵۷ حسب ذیل فیصلہ فرمایا ہے کہ

"جماعت لکھنؤ کو جماعت کانپور کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور کانپور کے پریذیڈنٹ صاحب تنظیم کے لئے مناسب قدم اُٹھائیں۔"

اس فیصلہ کی تعمیل میں مکرم صدر صاحب کانپور مؤثر و جلد کارروائی فرمائیں اور افراد جماعت لکھنؤ ان کے ساتھ پورا پورا تعاون فرماویں۔

اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے اور حافظ و ناصر رہے اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رکھے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

منظوری انتخاب جماعت احمدیہ جمگاؤں

سیکرٹری برائے جملہ شعبہ جات۔ سید عبدالباسط صاحب بمقام
Puraini P.O. Jamgaon
Distt Bhagalpur Bihar

منظوری مشروط برائے چھ ماہ بوجہ بقایادار۔ نیز حسب فیصلہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نمبر ۳۲۸ مورخہ ۲۲-۵-۵۷ سمول جماعت احمدیہ بھاگلپور اس جماعت کی عمومی نگرانی کرے گی۔ اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

"کتب امتحان"

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دو کتب (خلافت حقہ اسلامیہ ۔/۱۲ "نظام آسمانی اور اس کی مخالفت کا پس منظر" ۔/۹) کا امتحان حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں عنقریب ہونیوالا ہے۔ ہر دو کتب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے صیغہ بکڈپو قادیان سے مل سکتی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر کتب منگوا کر تیاری شروع کر دیں۔

جملہ امراء، پریذیڈنٹ اور دیگر عہدیداران رعہدیداران خدام الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے ہر پڑھے لکھے فرد کو اس امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور امیدواران کی فہرستیں نام، ولدیت سکونت وضلع وغیرہ مرتب کرکے جلد بھجوادیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

درخواست دعا

۱۔ میرے پھوپھی زاد بھائی عزیزم سید عبدالقدیر صاحب اس وقت ایڈوکیٹ جنرل آفس میں ملازم ہیں۔ اُن کی ترقی ایڈوکیٹ جنرل کے پی۔ اے کی جگہ پر ہونی ہے احباب دعا فرماویں۔ کہ اُنہیں حکم نامہ بلا کسی رکاوٹ کے مل جائے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اُن کی مراد بر لائے۔ آمین۔

خاکسار سید محی الدین احمد عفی عنہ
سونگڑہ (اڑیسہ)

خبریں

چنڈی گڑھ - ۱۴ر جون - سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حکومت کے مشاہدہ میں آیا ہے کہ غیر ملکی شہریوں کی طرف سے ان کے ہندوستان چھوڑ سکنے کی "کوئی اعتراض نہ ہونے" کے سرٹیفیکیٹ یا رہائش کی مدت میں توسیع کے لئے درخواستیں بہت دیر سے موصول ہوتی ہیں - کیونکہ اس قسم کی درخواستوں کی قاعدہ کے مطابق رسمی تکمیل میں کافی وقت خرچ ہوتا ہے اسلئے جملہ متعلقہ اشخاص سے درخواست کی جاتی ہے کہ جہاں کوئی اعتراض نہ ہونے کے سرٹیفکیٹ کے حصول کی ضرورت ہو وہاں درخواست کنندگان کو ہندوستان سے اپنی روانگی سے کم از کم ڈیڑھ ماہ قبل درخواستیں دے دینی چاہئیں۔

ہندوستان میں رہائش کی مدت میں توسیع کے لئے بھی درخواستیں رہائشی مدت کے اختتام سے اتنا ہی عرصہ قبل پیش کی جانی چاہئیں۔

الجزائر ۱۷ر جون - الجزائر کے مشرقی علاقہ میں کل فرانسیسی متفنائیہ کے طیاروں نے جن میں ایک سو سے قریب لڑاکا بمبار اور جیٹ طیارے شامل تھے قوم پرستوں کے خلاف جارحانہ کارروائی میں بڑی نوجوں کے ساتھ حصہ لیا اور تقریباً ایک سو سے زائد قوم پرستوں کو شہید کر دیا۔ اس سے قبل سنیچر کے روز فرانسیسی حملوں

آوروں کے ہاتھوں ۲۸۸ قوم پرست شہید ہو گئے تھے۔ اس طرح دو دن کے اندر چار سو کے قریب قوم پرستوں کو شہید کیا جا چکا ہے۔

چنڈی گڑھ ۱۷ر جون۔ نئے خوراکی زونوں کی تشکیل کے بعد دہلی پنجاب اور ہماچل پردیش میں سرکاری اندازہ کے مطابق گیہوں کی قیمت کم ہو گی۔

عمان ۱۷ر جون۔ حکومت اردن نے قاہرہ میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا ہے اور تمام سفارتی عملہ کو واپسی کا حکم دیدیا ہے

کلکتہ ۱۷ر جون۔ گذشتہ شب کے دس بجے ختم ہونے والے ۲۴ گھنٹوں کے اندر انفلوائنزا سے ۲ افراد ہلاک ہو گئے - سو صفحہ قبل کلکتہ پر انفلوائنزا کا حملہ ہوا تھا۔

بمبئی ۱۶ر جون - حکومت بمبئی نے فیصلہ کیا ہے کہ جو ہریجن بدھ ہو جائینگے ان کو پسماندہ طبقات کے مسیحی اور مسلم باشندوں کی طرح وہ مراعات حاصل نہ ہونگی - جو آجکل ہندو ہریجنوں کو حاصل ہیں۔ اعلان کیا گیا کہ حکومت بمبئی نے پسماندہ طبقات کمیشن سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے۔

جنیوا ۱۶ر جون - عالمی ادارہ صحت نے آج یہاں اس امر کا اعلان کیا ہے کہ انفلوائنزا نے جو شمیم صفت ۔ نے ایک عالمی وبا اختیار کر رکھی ہے ایشیا میں بری طرح پھیل گئے ہیں (اب یہ پسیب آسٹریلیا اور شمالی امریکہ میں بھی داخل ہو گئے ہیں۔

تقسیم انعامات کا جلسہ

بقیہ صفحہ نمبر ۱

تقسیم ملک کے بعد پھر سے اس مدرسہ کے اجراء کا تفصیلی تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جماعت میں علماء پیدا کرنے کی غرض سے جاری کیا تھا۔ چنانچہ اس کے ذریعہ جماعت میں برابر علماء تیار کئے جا رہے ہیں - لیکن اس کے برعکس ہیں اجی اپنے اندر علماء پیدا کرنے کی سعادت سے محروم رہے ہیں۔ رپورٹ کے آخر میں آپ نے بتایا کہ اس وقت مدرسہ میں چار سالہ نصاب جاری ہے اور چاروں کلاسز میں ملک کے مختلف حصوں سے دین کی خاطر زندگیاں وقف کر کے آنے والے طالب علم تعلیم پا رہے ہیں۔ اور یہ امر بھارت میں احمدیت کے شاندار مستقبل کی علامت ہے

بعدہٗ مکرم جناب سید عبدالحی صاحب بی-اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام مڈل سکول نے ہمہ سکول کی سالانہ رپورٹ سناتے ہوئے کلاسز کے اعلیٰ سالانہ نتائج اور دیگر کوائف بیان کئے اور بتایا کہ سکول میں علاوہ احمدی طلبہ کے غیر مسلم طلباء بھی ایک معقول تعداد میں تعلیم پا رہے ہیں۔ یاں ہمہ یہ سکول ایک چھوٹے پیمانے پر جاری ہے جس کی آٹھ کلاسز ہیں۔ کل ۸۰ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

محترم سید صاحب کی رپورٹ کے بعد مدرسہ احمدیہ کے تین طلباء محمد کریم الدین صاحب حیدرآبادی - محمد عمر صاحب مالاباری اور محمد ولی الدین صاحب حیدرآبادی نے مختلف موضوعات پر مناسب حال تقاریر کیں۔

بعدہ محترم صدر صاحب نے ہر دو مدارس کے اُن طلباء کو انعامات دیئے جو اپنی جماعت میں سالانہ امتحان اور اتفاقی دینیات کے امتحان میں اول رہے تھے اس طرح سکول کے بعض بچوں کو خصوصی انعامات بھی دیئے گئے۔

اس موقعہ پر محترم جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی قادیان بھی تشریف فرما تھے۔ آپ نے بھی طلباء کو خطاب فرماتے ہوئے انہیں اپنے اندر مسابقت کی روح پیدا کرنے احمدیت کا اعلیٰ نمونہ اختیار کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے اپنی جیب خاص سے ہر دو مدارس کے ایک ایک طالب علم کو انعام بھی دیا جنہوں نے سال بسال دینی اور اخلاقی لحاظ سے مدرسہ میں نمایاں پوزیشن رکھی

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب صدر جلسہ نے طلبہ کو بہت سی قیمتی نصائح فرماتے ہوئے تلقین کی کہ تم اپنے مدرسہ کے علمی معیار کو ایسا بلند کرو کہ تمہارے بچے